دعائیں

قبول نہ ہونے کی وجوہات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ

مکتبہ ملّت دیوبند

MAKTABA MILLAT

یوپی ٢٤٧٥٥٤ (الهند)

ناشر مکتبہ ملّت دیوبند
یوپی ۲۴۷۵۵۴ (الھند)

نام کتاب -------- دعائیں قبول نہ ہونے کی وجوہات

ازافادات ----- حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مدظلہ

باہتمام -------- مولانا انعام الٰہی قاسمی

مکتبہ ملّت دیوبند

MAKTABA MILLAT

DEOBAND-247554 DISTT. SAHARANPUR (U.P.)

PHONE: 01336-225268 (off.) 223268 (resi.)

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ
دعا عبادت کا مغز ہے۔

فہرست

فہرست

پیش لفظ

یہ دنیا امتحان گاہ ہے۔ ہر انسان اس دنیا میں رہتے ہوئے مختلف قسم کے حالات و واقعات اور حادثات سے دوچار ہوتا ہے۔ اکثر اوقات اس کی مرضی اور پسند کے مطابق اس کے حالات نہیں ہوتے اس لئے وہ پریشانیوں اور غموں کا شکار رہتا ہے۔ بعض لوگ تو ان ناموافق حالات میں ڈپریشن کا شکار ہو کر دعا مانگنا ہی چھوڑ دیتے ہیں جب کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے بہت دعائیں مانگی ہیں لیکن قبول نہ ہوئیں۔ یہ لمحہ فکریہ ہے کہ سلف صالحین کا مقام تو بلند ہے ہی آج بھی ہمارے مشائخ عظام تو مستجاب الدعوات ہوا کرتے ہیں جب کہ ہم یہ گلہ کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں۔ اس لئے یہ جاننا ضروری ہوا کہ وہ کون سے عوامل اور موانع ہیں جن کی وجہ سے دعاؤں کو شرف قبولیت حاصل نہیں ہوتا۔

اس کتاب میں انہیں اسباب اور وجوہات کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں اور دعا مانگنے کے اسلوب اور آداب سے واقفیت حاصل کریں تاکہ ہماری دعائیں قبول ہوسکیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری پریشانیوں کو دور فرما کر ہمارے قلوب میں اطمینان اور سکون پیدا فرمائیں اور ہمیں اپنے مقرب بندوں میں شامل فرمالیں۔

دعا گو و دعا جو

فقیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی

كان الله له عوضا عن كل شئ

مہتمم دارالعلوم جھنگ، پاکستان

دعائیں قبول نہ ہونے کی وجوہات

دعا ہر عبادت کا نچوڑ ہے۔ دعا مانگنا بندے کی ضرورت بھی ہے اور اپنی بندگی کے اظہار کا ایک ذریعہ بھی۔ دعا سے بندے کی ضروریات تو پوری ہوتی ہی ہیں یہ قرب الٰہی کا ایک ذریعہ بھی بن جاتی ہے۔ صحیح معنوں میں مانگی گئی دعا عرش الٰہی کو ہلا دیا کرتی ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ دعا مانگنے والے کو دعا کی اہمیت کا اندازہ ہو اور ان آداب وشرائط کو اچھی طرح جانتا ہو جن سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

دعا کی فضیلت قرآن مجید سے

◎ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ.

(اور کہا تمہارے پروردگار نے کہ مجھ سے دعا مانگو، میں قبول کروں گا تمہاری دعاؤں کو۔ بے شک جو لوگ میری عبادت (دعا سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے)

اس آیت مبارک میں دعا مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ساتھ خوشخبری سنادی گئی ہے کہ پروردگار عالم دعا کو قبول کریں گے۔ اس پر طرہ یہ کہ دعا نہ مانگنے والوں سے ناراضگی کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ دنیا والے مانگنے سے ناراض ہوتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ مانگنے سے خوش ہوتے ہیں اور نہ مانگنے والے پر ناراض

ہوتے ہیں۔ دنیاداروں سے اگر کوئی ایک دفعہ مانگے وہ دے دیں گے۔ دوسری دفعہ مانگے تو عذر پیش کر دیں گے۔ تیسری دفعہ مانگے تو زبان سے منع کر دیں گے۔ چوتھی دفعہ مانگے تو رشتہ ناطہ ہی توڑ لیں گے۔ جب کہ پروردگار عالم کا معاملہ مختلف ہے۔ کوئی شخص ایک دفعہ اللہ تعالیٰ سے مانگے اسے ملتا ہے، دوسری دفعہ مانگے اسے ملتا ہے ،تیسری دفعہ مانگے ملتا ہے، بار بار مانگے اسے ملتا ہے بلکہ جو شخص ہر چیز اللہ تعالیٰ سے مانگے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مانگے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنا ولی بنا لیتے ہیں۔

◎ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ (الفرقان:۷۷)

(کہہ دیجئے کہ میرے رب کو تمہاری کچھ پرواہ نہ تھی اگر اس سے دعا نہ کرتے)

مقصد یہ ہے کہ اگر تم لوگ مصیبتوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرتے ہوتے تو اس کے نزدیک تمہاری کچھ قدر نہ تھی۔ بعض علماء نے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مجھے تمہارے پیدا کرنے کی کچھ حاجت نہ تھی مگر یہی کہ تم مجھ سے دعا مانگتے ہو اور میں تمہاری دعائیں قبول کرتا ہوں، تم مجھ سے معافی مانگتے ہو میں تمہیں معاف کر دیتا ہوں۔ اس سے اللہ رب العزت کی صفات کا ظہور ہوتا ہے۔ اگر کوئی گنہگار بخشش مانگنے والا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی صفت غفاریت کا ظہور کیسے ہوتا؟ اسی لئے بعض احادیث میں آیا ہے کہ اگر دنیا میں کوئی بھی گناہ کرنے والا نہ رہے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم پیدا کرے گا جو گناہ بھی کرے گی اور معافی بھی مانگے گی تا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت کی صفات ظاہر ہوں (مشکوٰۃ:ص ۲۰۳)۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ اگر ایک امیر شخص بہت سخاوت کرنے والا ہے مگر اس کے در پر کوئی مانگنے والا ہی نہیں تو امیر شخص کی سخاوت کیسے ظاہر ہوگی۔ وہ تمنا کرے گا کہ کاش کوئی مانگنے

والا آئے اور میں اس کو عطا کروں۔ ایسی صورتحال میں تو مانگنے والا بھی اچھا لگتا ہے۔ اسی طرح جو انسان اللہ تعالیٰ سے مانگے وہ بھی اللہ تعالیٰ کو اچھا لگتا ہے۔

◎ ارشاد باری تعالیٰ ہے،

وَ اسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ (النساء:۳۲)

(اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو)

◎ ارشاد باری تعالیٰ ہے،

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط (البقرۃ:۱۸۶)

(اور جب میرے بندے میری نسبت آپ سے پوچھیں تو فرما دیجئے کہ میں قریب ہی ہوں)

اس آیت مبارکہ میں پروردگار عالم کی طرف سے یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ اپنے بندوں کے بہت قریب ہیں۔ قرآن مجید میں ایسے متعدد سوالات کا ذکر موجود ہے جو کفار نے یا مسلمانوں نے نبی علیہ السلام سے پوچھے۔ ان کا جواب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے دلوایا۔ مثلاً

(۱) یسئلونک عن الاھلہ (البقرۃ:۱۸۹) کہہ کر سوال نقل کیا گیا پھر قل ھی مواقیت للناس کے الفاظ سے جواب دلوایا گیا۔

(۲) یسئلونک عن الیتامیٰ (البقرۃ:۲۲۰) کہہ کر سوال نقل کیا گیا پھر قل اصلاح الھم خیر کے الفاظ سے جواب دیا گیا۔

(۳) یسئلونک عن المحیض (البقرۃ:۲۲۵) کہہ کر سوال نقل کیا گیا پھر قل ھو اذی کے الفاظ سے جواب دلوایا گیا۔

(۴) ویسئلونک ماذا ینفقون (البقرۃ:۲۱۹) کہہ کر سوال نقل کیا گیا پھر قل

العفو کے الفاظ سے جوب دلوایا گیا۔

(۵) یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیه (البقرۃ:۲۱۷) کہہ کر سوال نقل کیا گیا پھر قل قتال فیه کبیر کے الفاظ سے جوب دلوایا گیا۔

(۶) یسئلونک عن الخمر و المیسر (البقرۃ:۲۱۹) کہہ کر سوال نقل کیا پھر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس کے الفاظ سے جواب دلوایا گیا۔

(۷) و یسئلونک عن الروح (بنی اسرائیل:۸۵) کہہ کر سوال نقل کیا گیا پھر قل الروح من امر ربی کے الفاظ سے جواب دلوایا گیا۔

(۸) و یسئلونک عن ذی القرنین (الکہف:۸۳) کہہ کر سوال نقل کیا گیا پھر قل الخ کے لفظ سے اس کا جواب دلوایا گیا۔

(۹) یسئلونک عن الانفال (الانفال:۱) کہہ کر سوال نقل کیا گیا پھر قل الخ کے لفظ سے اس کا جواب دلوایا گیا۔

(۱۰) و یسئلونک عن الجبال (طٰہٰ:۱۰۵) کہہ کر سوال نقل کیا گیا پھر فقل الخ کے لفظ سے اس کا جواب دلوایا گیا۔

ان تمام سوالات و جوابات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں سوال و جواب کا ایک خاص اسلوب متعین کیا گیا۔ پہلے سوال نقل کئے گئے پھر محبوب کل جہاں ﷺ کی زبان سے جواب دلوایا گیا۔ مگر ایک سوال ایسا بھی ہے کہ پوچھنے والوں نے جب پوچھا تو پروردگار عالم کو اتنا اچھا لگا کہ سب ضابطے ایک طرف رکھ دیئے گئے اور براہ راست خود جواب دیا گیا تاکہ بندے اپنے اللہ تعالیٰ سے رابطے کر سکیں۔ فرمایا،

وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط (البقرۃ:۱۸۶)

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً (الاعراف:۵۵)

(تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کرو عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے)

اس آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ دعا مانگتے وقت تذلل ظاہر کرنا اور دل کی تار اللہ تعالیٰ سے جوڑنا ضروری ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

(تم اللہ کو پکارو، ڈرتے ہوئے بھی اور امید کے ساتھ۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہے) (الاعراف:۵۶)

فضائل دعا احادیث کی رو سے

نبی علیہ السلام نے امت کو دعا مانگنے کے فضائل بھی بتائے اور طریقہ بھی سکھایا۔

◉ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

الدعاء سلاح المؤمن و عماد الدين و نور السموات و الارض (الترغیب والترہیب: جلد۲، ص۳۱۵)

(دعا مؤمن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے)

◉ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من لم يسأل الله يغضب عليه (کنز العمال جلد۲: ص۲۹)

(جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں)

◉ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لیس شیئ اکرم علی اللہ من الدعاء (کنز العمال جلد۲:ص۳۰)

◉ حضرت عثمان بن بشیر ﷺ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا

الدعاء ھو العبادۃ (کنز العمال جلد۲:ص۳۰)

(دعا عبادت ہی ہے)

◉ حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

لا تعجزوا فی الدعاء فانہ لن یھلک مع الدعاء احد

(دعا کرنے میں عاجز نہ بنو کیونکہ دعا کے ساتھ ہوتے ہوئے ہرگز کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا) (کنز العمال جلد۲:ص۳۰)

◉ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الدعاء مخ العبادۃ (الترغیب والترہیب: جلد۲، ص۳۱۷)

(دعا عبادت کا مغز ہے)

◉ ایک روایت میں فرمایا

لو لا الدعاء لجسم البلاء (اگر دعا نہ ہوتی تو بلا ضرور مجسم ہو کر آتی)

◉ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

ادعوا اللہ فی جمیع الاحوال (ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو پکارو)

◉ ایک حدیث پاک میں فرمایا

الدعاء رأس العبادۃ (دعا عبادتوں کا سر ہے)

◉ ایک روایت میں ہے

علیکم بالدعاء کانہ اعظم وسیلۃ

(دعا کو لازم کرلو کیونکہ دعا بڑا وسیلہ ہے)

◎ ایک حدیث پاک میں ہے

لکل شیئی زینة و زینة العبادة الدعاء

(ہر شے کی زینت ہوتی ہے اور دعا عبادت کی زینت ہے)

◎ ایک حدیث پاک میں ہے

ادعوا اللہ و انتم موقنون بالاجابة

(اللہ سے دعا مانگو اور قبولیت کا یقین کرلو)

◎ ایک حدیث پاک میں ہے

الدعا سلاح الفقراء و مجانیق الضعفاء و بالدعاء نجامن الاولیاء و هلک الاعداء

(دعا فقراء کا ہتھیار ہے اور کمزوروں کی منجنیق ہے۔ دعا کی وجہ سے اولیاء نے نجات پائی اور دشمن ہلاک ہوئے)

◎ ایک حدیث پاک میں ہے

ان اللہ غنی کریم یستحي ان یرفع العبد الیه یده فیردهما صفرا

(اللہ تعالیٰ غنی اور کریم ہے اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ دعا کے لئے اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی لوٹا دے)

بعض روایات میں ہے

اوحی اللہ الی موسیٰ خمسة منی و خمسة منک . الا لوهیة منی و العبودیة منک . الجنة منی و الطاعة منک . والنعمة منی و الشکر منک . القضاء منی و الرضاء منک . الاجابة منی و الدعاء منک

(اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ پانچ چیزیں میری جانب سے ہیں اور پانچ چیزیں تمہاری جانب سے۔ الوہیت میری جانب سے عبودیت تمہاری جانب سے، جنت میری جانب سے اطاعت تمہاری جانب سے، نعمت میری جانب سے شکر تمہاری جانب سے، قضا میری جانب سے رضا تمہاری جانب سے، قبولیت میری جانب سے مگر دعا تمہاری جانب سے)

مقبول دعا کے ارکان

ارکان ان امور کو کہتے ہیں کہ جن کے بغیر دعا دعا ہی نہیں ہوتی یا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ امور جن پر دعا کے ہونے یا نہ ہونے کا دارومدار ہے۔ جو حیثیت جسم کے لئے روح رکھتی ہے وہ حیثیت دعا کے ارکان کو حاصل ہے۔

① اخلاص کے ساتھ دعا مانگنا:

دعا کی قبولیت تبھی ممکن ہے کہ مانگنے والے کے دل میں اخلاص ہو۔ اگر کوئی رسمی دعائیہ کلمات کہہ دیئے یا دکھاوے کے لئے دعا کی یا اس لئے رورو کر دعا کی کہ لوگ دیکھ کر تعریفیں کریں تو ایسی دعا قبولیت کے درجے تک نہیں پہنچتی۔

② بغیر تذبذب اور تردد کے پورے یقین سے دعا مانگنا:

مثلاً یہ دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، بلکہ یقین سے یہ دعا مانگے کہ اے پروردگار عالم! میری بخشش فرما۔

③ حسن ظن رکھے:

اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھے کہ وہ میری دعاؤں کو رد نہیں فرمائے گا۔ حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے اسی لئے فرمایا تھا

عَسٰی اَنْ لَا اَکُوْنَ بِدُعَاءِ رَبِّیْ شَقِیًّا (مریم:۴۸)

(امید ہے کہ میں اپنے رب کے پکارنے سے نامراد نہیں رہوں گا)۔

کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالے جس سے بدظنی اور بدگمانی کی بو آئے مثلاً یہ نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تو ہماری دعا سنتا ہی نہیں۔ ایسا کہنے سے دعا کو مانگنے والے کے منہ پر پھٹے ہوئے پرانے کپڑے کی طرح مار دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی دعا کو سنتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَاءِ (میرا پروردگار دعا کو سنتا ہے) ویسے بھی اللہ تعالیٰ دعا کو سنتے ہیں مگر کیا کریں لوگوں کے دل گونگے ہوتے ہیں اپنی فریاد پیش ہی نہیں کرتے۔

مقبول دعا کی شرائط

وہ باتیں جن پر دعا کی قبولیت کا دارومدار ہے شرائط کہلاتی ہیں۔ اگر شرائط نہ پائی جائیں تو دعا قبول ہی نہیں کی جاتی۔ اگرچہ کتنے ہی اخلاص سے کیوں نہ مانگی جائے۔

(۱) رزق حلال

کھانے پینے پہننے اور کمانے میں حرام سے بچنا۔ حدیث پاک میں آیا ہے،

ایک بندہ نے غلاف کعبہ کو پکڑ کر کہا، یا اللہ، یا اللہ! مگر اس کا کھانا پینا پہننا حرام مال کا تھا اس لئے اس کی دعا کو رد کر دیا گیا۔

حجاج بن یوسف کو چند علماء کی بددعا سے خوف رہتا تھا۔ اس نے ایک بہانے سے ان سب کو مشتبہ مال کی دعوت کھلا دی پھر کہنے لگا کہ اب میں ان کی بددعا سے

امن میں آگیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کو فرمایا ہے،

يَاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا (مومنون:۵۱)

(اے رسولو! پاکیزہ رزق کھاؤ اور نیک اعمال کرو)

یہ حکم جہاں انبیائے کرام کے لئے ہے وہاں مومنین کے لئے بھی ہے۔

◎ بعض لوگ حلال مال سے حرام چیزیں مثلاً غیر مسلم کے ریسٹورنٹ کی پکی ہوئی غذا، حرام اجزاء والی آئس کریم وغیرہ لے کر کھا لیتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے

لا يدخل الجنة لحم نبت من السحت و كل لحم نبت من السحت كانت النار اولى به (مشکوۃ)

(جنت میں وہ گوشت داخل نہ ہوگا جو حرام سے پلا بڑھا ہو اور جو گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو وہ دوزخ کا مستحق ہوتا ہے)

◎ بعض لوگ نوکری کی ریٹائرمنٹ کے پیسے بنک میں رکھ دیتے ہیں پھر اس پر ملنے والے سود کو منافع سمجھ کر کھاتے ہیں۔ اور اپنے لئے جہنم کا بندوبست کرتے ہیں۔

◎ بعض لوگ حرام غذا سے پرہیز کرتے ہیں مگر باقی حرام چیزوں کے استعمال سے پرہیز نہیں کرتے جیسے حرام آمدنی سے بنائے ہوئے مکان میں رہنا، حرام مال سے حاصل کی ہوئی گاڑی میں سفر کرنا وغیرہ

◎ بعض لوگ حرام مال کھاتے ہیں اور پھر اس میں سے کچھ صدقہ دے دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح مال پاک ہوگیا۔ یہ بڑی غلط فہمی ہے۔

◎ عورتوں کو چاہئے کہ اپنے شوہروں کو صاف بتا دیں کہ ہمارا نان نفقہ آپ کے ذمے ہیں ہمیں حلال مال لا کر دیں، ہم روکھی سوکھی کھا کر گزارہ کرلیں گے۔ یہ بات دیکھی گئی ہے کہ عورتوں کے جو ذاتی مطالبات ہوتے ہیں وہ کسی نہ کسی طرح خاوند

سے منوا کے دکھا دیتی ہیں پھر کیا بات ہے رزق حلال کے بارے میں بہانے بناتی ہیں کہ ہم عورتیں ہیں، مجبور ہیں، خاوند کے سامنے بول نہیں سکتیں۔ اس طرح وہ لوگوں کو تو مطمئن کر لیں گی مگر معاملہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے جو سینوں کے بھید جانتا ہے۔

◎ بعض عورتیں جانتی ہیں کہ بیٹا رشوت لیتا ہے، ویڈیو کی دکان ہے، فلم انڈسٹری میں کام کرتا ہے یا ملاوٹ کا مال بیچتا ہے مگر اس کے باوجود ان کی آمدنی میں اضافے کے لئے دعائیں مانگتی ہیں وہ خود بھی اس گناہ میں شریک ہو جاتی ہیں۔ ان کو چاہئے کہ بچوں کو سمجھا کر حلال کھانے پر آمادہ کریں۔ خود بھی جہنم سے بچیں اپنی اولاد کو بھی بچائیں۔

◎ علماء نے لکھا ہے کہ اکثر اوقات یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ حرام کمائی کا وبال ایسا ہے کہ موت کے وقت کلمہ پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ ایمان چھن جاتا ہے۔

◎ بعض لوگوں کو رشتہ داروں کے گھر دعوت پر جانا پڑتا ہے۔ تعلق اتنا قریبی ہوتا ہے کہ انکار کرنے سے رشتے ناطے ٹوٹتے ہیں لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہاں جانے سے پہلے ان کے لئے کوئی تحفہ لے جائیں جس کی مالیت اتنی ہو کہ کھانے کی قیمت سے زیادہ ہو اور نیت کر لیں کہ اس گھر میں جو کچھ میں کھاؤں گا اس کی قیمت میں یہ تحفہ میں ان کے حوالے کروں گا۔ ان کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

② دعا میں حد سے تجاوز نہ کرے

یعنی کسی محال اور ناممکن امر کی دعا نہ مانگے۔ ہمارے قریبی واقف کاروں میں ایک عورت کو کوئی نسوانی بیماری لاحق ہوئی۔ بڑے علاج معالجہ کے بعد ڈاکٹر حضرات نے آپریشن کے ذریعے ان کی بچہ دانی نکال دی۔ وہ عورت خود بھی اولاد کے لئے دعائیں مانگتی اور دوسروں سے بھی کرواتی۔ کسی خاتون نے اسے صبر کی تلقین کی کہ

جب بچے دانی ہی نہیں تو اولاد کا سلسلہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ جھگڑنے لگ گئی کہ اللہ تعالیٰ ہر کام کر سکتے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد اس عورت نے نماز پڑھنے میں سستی شروع کر دی۔ پوچھنے پر کہنے لگی کہ اتنا عرصہ ہو چکا ہے اولاد کی دعا مانگتے ہوئے مگر اللہ تعالیٰ ہماری تو سنتا ہی نہیں ہے۔

(3) جو چیز روز اوّل سے ہو چکی ہے اس کے خلاف نہ مانگے

مثلاً عورت یہ دعا نہ مانگے کہ اے اللہ! تو مجھے مرد بنا دے۔ اسی طرح مرد یہ دعا نہ مانگے کہ یا اللہ! مجھے عورت بنا دے۔ یہ بھی نہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دور صحابہ میں پیدا کیوں نہیں کیا۔ یہ بات ذہن نشین کرے کہ اگر میں دور صحابہ میں پیدا ہوتا تو ممکن ہے منافقین میں سے ہوتا۔ اس لئے میرے پروردگار نے مجھے جس دور میں پیدا کیا میرے لئے وہی بہتر ہے۔ بعض لوگ مالی مشکلات سے تنگ آ کر کہتے ہیں کہ کاش ہمیں اللہ تعالیٰ کسی مالدار کے گھر میں پیدا کرتا۔ یہ نہیں سوچتے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی امیر کے گھر میں پیدا کر دیتے مگر ایمان کی دولت سے محروم کر دیتے تو پھر کیا بنتا۔ ہمارے مشائخ اسی لئے راضی برضائے الٰہی رہنے کا درس دیتے ہیں۔ اسی کا نام مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ ہے۔

(4) دعا کی قبولیت میں جلد بازی نہ کرے

مثلاً یہ نہ کہے کہ اے اللہ! شام ہونے سے پہلے یہ کام کر دے۔ اس طرح کی شرط لگانا ادب کے خلاف ہے۔ بعض لوگ بے روزگار ہوتے ہیں تو دعا کرتے ہیں کہ اسی مہینے میں ہماری کمیٹی نکل آئے یا ہمیں جاب مل جائے۔ وقت کی شرط لگا کر ایسی دعائیں کرنے سے بچنا چاہئے۔

(5) کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے

آج کل تو غفلت وکوتاہی کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ فلم انڈسٹری کے لوگ فلم ریلیز کرنے سے پہلے تلاوت قرآن کی محفل منعقد کر کے دعا مانگتے ہیں کہ ہماری فلم ہٹ ہو جائے۔ حرام کاروبار میں ملوث لوگ دعا کرتے ہیں کہ اللہ کرے ہمارا کام خوب چلے۔ بعض نوجوان کسی کو گناہ کے لئے ورغلاتے ہیں تو دعائیں بھی مانگتے ہیں کہ اللہ کرے وہ مان جائے۔ بعض لوگ رشتہ داریوں میں الجھ کر دعائیں مانگتے ہیں کہ فلاں میاں بیوی یا بھائی بھائی کے درمیان لڑائی ہو جائے ایسی دعائیں کرنے پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ملتی ہے۔

وہ پسندیدہ کام جن کو کرنے سے دعا زیادہ مؤثر اور قابل قبول ہو جاتی ہے مستحبات کہلاتے ہیں۔ مستجاب الدعوات حضرات ان امور کا خاص خیال رکھتے ہیں اور اپنی دعاؤں کو مقبول بناتے ہیں۔

(1) دعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک کام کرنا

مثلاً اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنا، اللہ تعالیٰ نیکی کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو مزدور محنت اور دلجمعی سے کام کر کے مالک کا دل خوش کرے اسے مالک عام معمول سے زیادہ اجرت دے دیتا ہے۔ اسی لئے کوئی مشکل امر پیش آ جائے تو پہلے نیکی کر کے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کریں پھر دعا مانگیں تو قبولیت کی امید زیادہ ہوتی ہے۔

(2) باوضو ہوکر دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھنا

اگر انسان کو کسی محکمے میں کوئی کام ہو تو اس کے لئے درخواست دینی پڑتی ہے۔ درخواست دیئے بغیر آدمی کی اپیل پر غور نہیں کیا جاتا۔ دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں باضابطہ درخواست پیش کرنے کی مانند ہے۔ صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین کا معمول متعدد کتب میں منقول ہے کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو دو رکعت نفل پڑھ کر دعا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول فرماتے تھے۔

(3) قبلہ رخ ہونا

جب انسان اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف رخ کر کے دعا مانگتا ہے تو رحمت زیادہ جلدی اترتی ہے، برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ایک قاری صاحب کے دو شاگرد ذہنی طور پر ایک جیسی عقلی سطح پر تھے۔ دونوں نے ایک ہی دن میں قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ ان میں سے ایک قبلہ رخ بیٹھتا دوسرے کا رخ کسی اور طرف ہوتا۔ قبلہ رخ بیٹھنے والے لڑکے نے ایک سال پہلے قرآن مجید کا حفظ مکمل کر لیا۔

(4) دوزانو بیٹھنا

سائل کے لئے یہی بہتر ہے کہ ادب کی حالت اختیار کرے اور دوزانو بیٹھے۔

(5) دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنا

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ سائل ہاتھ پھیلاتے ہیں تو دیکھنے والے کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ حاجتمند ہے۔ نبی علیہ السلام کی عادت مبارکہ بھی یہی تھی کہ دعا مانگتے

وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتے تھے۔

⑥ دونوں ہاتھوں کو کندھے تک اونچا اٹھانا

ہاتھ پھیلاتے وقت دونوں ہتھیلیوں کو کھلا رکھا جائے اور دونوں ہاتھ ملا لئے جائیں اور انہیں کندھوں کے برابر اونچا اٹھایا جائے۔ ایسا کرنے سے انسان مانگنے والوں جیسی شکل بنالیتا ہے تاکہ دینے والے کو رحم آجائے۔

⑦ گڑگڑانا

یعنی عاجزی وزاری کرنا، یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ اگر غریب گھرانے کا کوئی بچہ اپنی والدہ سے پیسے مانگے تو والدہ انکار کرتی ہے کہ میں نے تمہیں ابھی فلاں چیز لے کر دی ہے اب اور پیسے نہیں دینے۔ بچہ یہ بات سن کر پیچھے نہیں ہٹ جاتا بلکہ منت سماجت پر اتر آتا ہے۔ والدہ بار بار منع کرتی ہے۔ مگر بچہ بھی بار بار مانگتا ہے۔ جھڑکیاں کھا کر بھی اپنے مطالبے سے دستبردار نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات تو رو رو کر مانگتا ہے۔ اس کی اس عاجزی وزاری کو دیکھ کر والدہ کو رحم آتا ہے اور وہ بچے کی بات پوری کر دیتی ہے۔ اسی طرح بندہ جب نہایت عاجزی اور لجاجت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بخشش ورحمت کا دریا بھی جوش میں آکر بندے کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ نبی علیہ السلام کی ایک دعا نمونے کے طور پر پیش کی جاتی ہے جو عاجزی ولجاجت کا بے مثال شاہکار ہے۔ یہ دعا آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مانگی تھی۔

انا بائس الفقير. المستغيث. المستجير. الوجل. المشفق. المقر. المعترف بذنبي. اسألك مسألة المسكين. و ابتهل

الیک ابتھال المذنب الذلیل.

(میں ہوں اک مصیبت زدہ، محتاج، فریادی، پناہ جو، ترساں ولرزاں، اقرار کرنے والا، اپنے قصوروں کا اعتراف کرنے والا، میں مساکین کی طرح سوال کرتا ہوں اور ذلیل گنہگار کی طرح گڑگڑاتا ہوں)

⑧ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کا واسطہ دے کر مانگنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف:۱۸۰)

(اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں۔ ان ناموں سے اسے پکارو)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا،

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (بنی اسرائیل:۱۱۰)

(آپ فرما دیجئے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو۔ جس نام سے بھی پکارو تو اس کے اچھے اچھے نام ہیں)

بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے نبی علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص بھی ان کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔ قرآن مجید میں انسان کے لئے تین الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ظالم، ظلوم، ظلام۔ اگر اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں پر غور کریں تو اس کے تین نام غافر، غفور، غفار ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا ظلم کسی طرح کا بھی ہو اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کی مغفرت موجود ہے۔ فقط

مانگنے کی بات ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کی کوئی انتہاء نہیں اسی طرح اس کے صفاتی ناموں کی بھی کوئی انتہاء نہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ ننانوے ناموں میں سے ہر نام کسی نہ کسی صفت کے مقابلے میں ہیں۔ لیکن رحمت کی صفت کے دو نام رحمان اور رحیم ہیں۔ رحیم کا مطلب ہے کہ اس کی رحمت بہت زیادہ ہے۔ رحمان کا مطلب ہے کہ اس کی رحمت ہر خاص و عام پر خرچ ہو رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت والی رحمت دوسری صفات پر غالب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف:۱۵۶) (میری رحمت ہر شے پر حاوی ہے) چھ اسماء الحسنیٰ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حنان: وہ ذات جو کسی کو روٹھنے نہ دے۔ اگر کوئی روٹھ جائے تو اس کو منانے میں جلدی کرے۔

منان: وہ ذات جو کسی پر احسان کرے اور جتلائے بھی نہیں کہ میں نے فلاں احسان کیا ہے۔

کریم: وہ ذات جو سائل کی حالت کو دیکھ کر عطا کر دے، مانگنے کا موقع ہی نہ دے۔

الحی: ہمیشہ زندہ۔

القیوم: سب کی ہستی قائم رکھنے والا

الودود: بڑی محبت والا۔

⑨ اللہ تعالیٰ کے شایان شان آداب واحترام اختیار کرنا

دعا میں ایسی کوئی بات نہ کی جائے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہو یا جس میں ذرا بھر بھی بے ادبی کا شائبہ ہو۔ بعض لوگ دعا میں یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں اتنا مے دے، تیرے خزانے میں کمی نہیں آئے گی، یا یہ کہنا کہ اے اللہ! میں نے

تیرے دین کا کام کیا ہے اب تو بھی میرا کام کردے۔ احادیث مبارکہ میں جو دعائیں منقول ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی شان میں بہت بلند اور اعلیٰ الفاظ استعمال کرتے تھے۔ طائف کے سفر کی دعا ملاحظہ فرمائیں۔

اللهم اليك اشكو ضعف قوتي و قلة حيلتي و هو اني على الناس يا ارحم الراحمين انت رب المستضعفين و انت ربي الى من تكلني الى بعيد يتجهمني ام الى عدو ملكته امري ان لم يكن بك على غضب فلا ابالي و لكن عافيتك هي اوسع لي اعوذ بنور وجهك الذي اشرقت له الظلمات و صلح عليه امر الدنيا و الاخرة من ان تنزل بي غضبك او تحل علي سخطك لك العتبى حتى ترضى و لا حول و لا قوة الا بك. (البداية و النهاية جلد۳: ص۱۰۹)

(اے اللہ! تجھی سے شکایت کرتا ہوں میں اپنی کمزوری اور بے کسی کی اور لوگوں میں ذلت اور رسوائی کی۔ اے ارحم الراحمین! تو ہی ضعفاء کا رب ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے، تو مجھے کس کے حوالے کرتا ہے، کسی اجنبی بیگانہ کے جو مجھے دیکھ کر ترش رو ہوتا ہے اور منہ چڑھاتا ہے یا کہ کسی دشمن کے جس کو تو نے مجھ پر قابو دے دیا ہے۔ اے اللہ! اگر تو مجھ سے ناراض نہیں ہے تو مجھے کسی کی بھی پرواہ نہیں ہے، تیری حفاظت مجھے کافی ہے میں تیرے چہرہ کے اس نور کے طفیل جس سے تمام اندھیریاں روشن ہوگئیں اور جس سے دنیا اور آخرت کے سارے کام درست ہو جاتے ہیں۔ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر تیرا غصہ ہو یا تو مجھ سے ناراض ہو، تیری ناراضگی کا اس وقت

تک دور کرنا ضروری ہے جب تک تو راضی نہ ہو، نہ تیرے سوا کوئی طاقت ہے نہ قوت)

⑩ انبیائے کرام کے وسیلے سے دعا مانگنا

دعا میں یوں کہنا کہ اے اللہ! نبی علیہ السلام کے طفیل ہم پر رحم فرما، یا یا بحرمة سید المرسلین ، بجاه خاتم النبیین کے الفاظ استعمال کرنا بھی دعا کی قبولیت کا سبب بنتے ہیں۔

⑪ اولیاء اللہ کے وسیلے سے دعا مانگنا

بعض لوگ قبروں پر جا کر دعا مانگتے ہیں کہ ساڈی تہاڈے اگے تہاڈی رب اگے۔ یعنی ہماری آپ کے آگے فریاد ہے آپ کی اللہ تعالیٰ کے آگے فریاد ہے۔ یہ الفاظ کہنے منع ہیں۔ دعا ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہئے۔ اولیاء اللہ کا وسیلہ پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یوں کہے "اے اللہ! مجھے آپ کے فلاں نیک ولی بزرگ سے محبت ہے۔ میں اپنی اس محبت کے عمل کو آپ کی بارگاہ میں وسیلہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ آپ اس کی وجہ سے میری دعا قبول کر لیجئے"۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہمارا حاجت روا اور مشکل کشا نہیں ہے۔

⑫ مصیبت کے وقت اپنے خاص نیک اعمال کا واسطہ دینا

نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے تین آدمی سفر کر رہے تھے، اچانک بارش شروع ہوگئی۔ وہ پناہ لینے کے لئے ایک غار میں چھپ گئے۔ اتنے میں ایک چٹان اس غار کے منہ پر آ گری۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے اپنے نیک اعمال کے واسطے دیئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے چٹان ہٹ

گئی اور ان لوگوں کی جان بچ گئی۔(مشکوٰۃ:۴۲۰)

⑬ اپنے گناہوں کا اقرار کرنا

یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ اگر کوئی مجرم اپنے جرم کا اقرار کر کے نادم و شرمندہ ہو تو اس کے ساتھ نسبتاً نرمی کی جاتی ہے۔ جو ملزم اپنے قصور کو ماننے سے انکار کر دے اسے سخت اذیت ناک سزائیں دی جاتی ہیں۔ مومن کو چاہئے کہ دعا مانگتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کرے۔ اللہ تعالیٰ تو سینوں کے بھید جاننے والے ہیں۔

⑭ دعا میں آواز کو پست رکھنا

انفرادی دعا کے لئے حکم ہے کہ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً (الاعراف:۵۵) (اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور خفیہ انداز سے) اگر اجتماعی دعا ہو تو دعا کروانے والے کو اونچی آواز سے دعا مانگنا جائز ہے تاہم چیخ چلا کر اور شور مچا کر مانگنا ادب کے خلاف ہے۔ آواز اتنی بلند کی جائے کہ سننے والے بآسانی سن کر آمین کہہ سکیں۔

⑮ مسنون دعاؤں کو مقدم رکھنا

دعا مانگنے والے کو چاہئے کہ اول تو وہ دعائیں مانگے جو نبی علیہ السلام سے منقول ہیں۔ ان کی قبولیت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جلدی ہوتی ہے۔ مزید برآں مسنون دعائیں اتنی جامع ہیں کہ عام انسانی عقل ساری زندگی ٹکریں مارتی رہے تو بھی ان مضامین کی گرد راہ کو نہیں پا سکتی۔

علماء نے لکھا ہے کہ قنوت نازلہ اس قدر جامع دعا ہے کہ اگر نبی علیہ السلام ہمیں

نہ سکھاتے تو ہم کبھی اس طرح کی دعا مانگ بھی نہ سکتے۔

اللھم اھدنا فی من ھدیت و عافنا فی من عافیت و تولنا فی من تولیت و بارک لنا فی ما اعطیت و قنا شر ما قضیت انک تقضی و لا یقضی علیک . انہ لا یذل من و الیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا و تعالیت نستغفرک و نتوب الیک

(اے اللہ! ہمیں ہدایت نصیب فرما۔ ان لوگوں میں فرما جن کو آپ نے ہدایت دی ہے اور ہمیں عافیت نصیب فرما۔ ان لوگوں میں سے کر دیجئے جن کو آپ نے عافیت نصیب فرمائی ہے اور ہمارے دوست بن جایئے اور ان لوگوں میں فرما جن کے آپ دوست ہیں۔ اور ہمیں برکت نصیب فرما ان چیزوں میں جو آپ نے عطا فرمائی ہیں اور ہمیں اس شر سے بچا جس کا آپ نے فیصلہ فرما لیا ہے۔ بیشک آپ (میرے فائدے میں) فیصلہ فرمائیں گے اور میرے خلاف فیصلہ نہ فرمائیں۔ یقیناً جس کے آپ مددگار ہو جاتے ہیں وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جس سے آپ ناراض ہو جاتے ہیں تو وہ (کبھی) باعزت نہیں ہو سکتا۔ اے ہمارے رب! آپ بڑے بابرکت ہیں اور آپ بہت بلند مرتبہ ہیں ہم آپ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور ہم آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں)

مسنون دعائیں مانگنے کے بعد انفرادی دعائیں مانگنی چاہئیں۔

16 جامع دعائیں اختیار کرنا

مسنون دعاؤں کے بعد ماثورہ دعائیں مانگیں۔ اہل اللہ کی دعاؤں میں بڑی گہرائی ہوتی ہے۔ حضرت رابعہ بصریہ تہجد کے وقت یہ دعا مانگتی تھیں۔

◎ اے اللہ! رات کا آخری پہر ہے، دنیا کے سب بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لئے ایک تیرا دروازہ کھلا ہے، میں آپ سے آپ ہی کو مانگتی ہوں۔ مجھے اپنا بنا لیجئے۔

◎ اے اللہ! آپ تو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہیں، شیطان کو مجھ پر مسلط ہونے سے روک دیجئے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دعا کیا کرتے تھے ''اے اللہ! جس طرح آپ نے ہماری پیشانیوں کو غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے روک لیا، ہمارے ہاتھوں کو بھی غیر کے سامنے پھیلنے سے روک دیجئے۔

ایک بزرگ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ! ہم سے تو گھر کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کی حفاظت نہیں ہوتی ایمان تو بڑی قیمتی دولت ہے ہم اس کی حفاظت نہیں کر سکیں گے۔ ہم اپنا معاملہ آپ کے سپرد کرتے ہیں ہمارے ایمان کی حفاظت کرنے میں ہماری مدد فرما دیجئے۔

⑰ اپنی ذات سے شروع کر کے امت کے لئے دعا کرنا

انفرادی دعاؤں میں انسان پہلے اپنی ذات سے متعلقہ دعائیں مانگے پھر اہل خانہ کے لئے، والدین کے لئے، عزیز واقارب کے لئے، دوست احباب کے لئے، اہل شہر کے لئے، اپنے ملک کے لئے حتیٰ کہ پوری امت مسلمہ کے لئے دعائیں مانگے۔

⑱ مجمع میں دعا مانگے تو ہم کا لفظ استعمال کرے

اگر کئی لوگ ایک جگہ پر دعا مانگ رہے ہوں تو دعا کروانے والے کو چاہئے کہ

جمع کا صیغہ استعمال کرے۔

⑲ انتہائی رغبت وشوق سے دعا مانگنا

بعض لوگ دعائیں پڑھتے ہیں دعائیں مانگتے نہیں ہیں۔ دعائیں پڑھنے میں اور دعائیں مانگنے میں فرق ہے۔ دعائیں پڑھنا تو یہ ہوا کہ انسان رٹی رٹائی دعائیں اس طرح پڑھے کہ خود کو بھی پتہ نہ چلے کہ کیا مانگ رہا ہوں، دعا مانگنے کے بعد یہ بھی یاد نہ ہو کہ کون کون سے دعائیں مانگی ہیں۔ البتہ دعا مانگنا یہ ہوتا ہے کہ انسان اس قدر مضطرب ہو کر دعا مانگے کہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک سراپا سوال بن جائے۔ اگر کسی فقیر کو دیکھیں تو اس نے کپڑے پیوند لگے پہنے ہوتے ہیں تا کہ اس کو دیکھ کر لوگوں کو ترس آئے۔ پھر وہ ہاتھ پھیلاتا ہے تو بھرائی ہوئی آواز نکالتا ہے۔ اس کے کپڑوں سے سوال، ہاتھوں سے سوال، آواز سے سوال، نگاہوں سے سوال، غرض ہر چیز سے سوال ٹپکتا ہے بلکہ وہ سراپا سوال بن جاتا ہے۔ پھر لوگ اس کو پیسے دیئے بغیر آگے نہیں جاتے۔ سوچنے کی بات ہے کہ جس فقیر نے ایک روپے کا سوال کرنا ہو وہ ایسی لجاجت سے سوال کرے تو جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کو مانگنا ہو اس کو کتنی عاجزی اور رغبت وشوق سے سوال کرنا چاہئے۔

⑳ رو رو کر دعا مانگے

دنیا میں غیر ملکی اشیاء کی بڑی مانگ ہوتی ہے لوگ زیادہ دام دے کر خریدتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ عرش کے اوپر کے جہان کے لئے گنہگار کے ندامت بھرے آنسو غیر ملکی چیز کی مانند ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ان آنسوؤں کو بھاری قیمت کے عوض خرید لیتے ہیں۔

موتی سمجھ کر شان کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے مرے عرق انفعال کے

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرمایا کرتے تھے کہ دعا مانگتے ہوئے رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے والی شکل ہی بنا لو۔ کیا معلوم اللہ تعالیٰ کو وہی پسند آ جائے۔ فان لم تبکوا فتباکوا (اگر رو نہ سکو تو رونے والی شکل بنا لو) ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے بہت پر اثر وعظ فرمایا۔ صحابہؓ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ ایک صحابی نے بلند آواز سے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس صحابیؓ کا رونا اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ محفل میں شریک سب لوگوں کی مغفرت کر دی گئی۔ ہمارے اکابرین میں حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ تہجد کے بعد دعا مانگتے ہوئے اس طرح روتے تھے کہ جیسے کوئی بچہ اپنے والد سے پٹتے وقت رو رو کر معافی مانگ رہا ہوتا ہے۔

21 ایک ہی مقصد کے لئے بار بار دعا مانگنا

بعض لوگ ایک دو مرتبہ دعا مانگنے کے بعد اس کی قبولیت کے آثار دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اگر نہیں پاتے تو دلبرداشتہ ہو کر دعا مانگنی چھوڑ دیتے ہیں۔ دعا کے آداب میں ہے کہ انسان ایک ہی مقصد کے لئے بار بار دعا مانگے۔ جیسے کوئی فقیر کسی شہنشاہ کے سامنے منت سماجت کر کے اسے منا رہا ہوتا ہے۔

22 اپنی حاجتیں چھوٹی ہوں یا بڑی سب اللہ سے مانگے

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بڑے کاموں کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ چھوٹے موٹے کاموں کیلئے دعا کرنے کو برا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ رب

العزت سے ہر چھوٹی بڑی چیز کا سوال کرنا چاہئے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے ضرور اپنی ہر حاجت کا سوال کرے یہاں تک کہ جب چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے اور نمک کی حاجت ہو تو وہ بھی اسی سے طلب کرے (مجمع الزوائد ج ۱۰: ص ۱۵)

۲۳ دعا کی ابتدا اور انتہاء میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا

دعا میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے خالق و مالک اور رزاق و قادر ہونے کا اقرار کرنا۔ ہر عیب اور نقصان سے اس کی پاکی بیان کرنا، اس لئے احادیث میں وراد ہے کہ سب اذکار سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد للہ کہنا ہے۔ انسان جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے ویسے ویسے اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب نصیب ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنی درخواست پیش کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اگر سارا وقت ہی اللہ تعالیٰ کی حمد میں گزر جائے تو یہ از خود بڑی دعا ہے چونکہ یہ کہنا کہ اے اللہ! آپ کریم ہیں، سخی ہیں، داتا ہیں، قادر ہیں، یہ درحقیقت مانگنا ہی ہے۔ حدیث پاک میں ایک دعا منقول ہے

اللهم انی عبدک و ابن عبدک و ابن امتک . ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضآءک . اسئلک بکل اسم ھو لک سمیت به نفسک او انزلته فی کتابک او علمته احدا من خلقک او ستأثرت به فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن ربیع قلبی و نور بصری و جلاء حزنی و ذھاب ھمی . (مشکوۃ: ص ۲۱۶)

(الٰہی! میں تیرا غلام ہوں، تیرے غلام کا بیٹا ہوں، اور تیری لونڈی کا بیٹا، میری چوٹی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ پر جاری ہے، تیرا فیصلہ میرے حق میں انصاف ہے، میں تیرے ہر نام کے وسیلے سے جس سے تو نے اپنی ذات کو موسوم کیا یا اس کو اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اس کو خاص علم غیب میں پسند کر کے رکھا، یہ سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، میری آنکھوں کا نور اور میرے غم و فکر کی دوری کا سبب بنا دے)

24 اول و آخر نبی علیہ السلام پر درود بھیجنا

دعا میں حمد بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی بلندی درجات کے لئے دعا مانگو۔ درود میں انسان یہی دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! اپنے پیارے محبوب سیدنا محمد ﷺ پر رحمت بھیج۔ ان کو زیادہ سے زیادہ عزت و عظمت عطا فرما۔ مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رکی رہتی ہے۔ اس میں سے ذرا بھی اوپر کو نہیں چڑھتی جب تک کہ تو اپنے نبی علیہ السلام پر درود نہ بھیجے۔ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

''جب اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کا سوال کرنا ہو تو ابتداء میں نبی علیہ السلام پر درود بھیج، پھر اختتام سے پہلے بھی درود بھیج، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اول و آخر درودوں کو ضرور قبول فرمائیں گے چونکہ ان کا حکم ہے اور ان کے لئے پیارے محبوب ﷺ کی بلندی درجات کا ذریعہ ہے۔ پس جب اول آخر کے درود قبول ہو گئے تو درمیان کی دعا بھی قبول ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے یہ بعید ہے کہ اول و آخر کا درود قبول فرمائیں اور درمیان کی

دعا کو قبول نہ فرمائیں"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام کی موجودگی میں ایک شخص مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور نماز پڑھ کر دعا کرنے لگا۔ اللھم اغفرلی ،وارحمنی ، یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا "اے نمازی! تو نے جلد بازی کی۔ جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اول اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر جس کے وہ لائق ہے اور مجھ پر درود پڑھ۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ۔ اس کے بعد اس شخص نے نماز پڑھی، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور نبی علیہ السلام پر درود بھیجا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے نمازی! دعا مانگ تیری دعا قبول ہوگی۔ (سنن ترمذی، ص ۱۰۵ ج ۲)

وہ کام دعا مانگتے وقت نہ کئے جائیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتے ہیں۔

(۱) دعا مانگتے وقت آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر نہ دیکھنا چاہئے۔

(۲) دعا میں بتکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(۳) دعا میں ارادتاً نغمہ سرائی اور خوش الحانی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔

(۴) کسی دعا پر اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً یہ نہ کہے کہ اے اللہ! یہ دعا تو آپ کو قبول کرنی ہی پڑے گی۔ ہماری اوقات ہی کیا ہے۔ کیا پدی کیا پدی کا شوربہ۔

(۵) اللہ تعالیٰ کی رحمت میں تنگی نہیں کرنی چاہئے کہ اے اللہ! فلاں چیز صرف مجھے عطا فرما کسی اور کو نہ دے۔

قبولیت دعا کے اوقات

کچھ لمحات ایسے ہوتے ہیں جب انسان کی مانگی ہوئی دعائیں اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں۔ جیسے عرفات کے میدان میں وقوف عرفہ کے دن آدمی جو بھی دعا مانگے ان کے لئے اللہ رب العزت کی طرف سے قبولیت کا وعدہ ہے۔ اسی طرح حفظ قرآن کے موقع پر جو بھی دعا مانگی جائے یا شب قدر کی خاص لمحات میں یا جمعہ کے دن ساعت اجابت میں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ قبولیت دعا کے چند اوقات درج ذیل ہیں۔

(۱) رمضان المبارک بالخصوص آخری عشرہ کی طاق راتیں۔

(۲) ختم قرآن کے وقت مانگی ہوئی دعائیں۔

(۳) روزہ دار کی افطار کے وقت دعائیں۔

(۴) نویں ذی الحجہ یعنی عرفہ کے دن کی دعائیں۔

(۵) جمعہ کی رات میں مانگی ہوئی دعائیں۔

(۶) رات کے آخری پہر میں مانگی ہوئی دعائیں۔

(۷) جمعہ کے دن ساعت اجابت میں مانگی ہوئی دعائیں۔

قبولیت دعا کی حالتیں

مندرجہ ذیل حالتیں قبولیت دعا کے لئے مخصوص ہیں۔ ان حالتوں کے دوران دعا سے غفلت نہیں کرنی چاہئے۔

① نماز کی اذان سنتے وقت بالخصوص حی علی الفلاح کے بعد۔

② جہاد کی صفیں باندھنے کے وقت۔

③ گھمسان کی جنگ اور حملوں کے دوران۔

④ فرض نمازوں کے فوراً بعد۔

⑤ نفل نماز میں سجدہ کی حالت (مگر قرآنی اور مسنونہ ادعیہ تک اکتفا کرے)

⑥ تلاوت قرآن کے بعد۔

⑦ آب زمزم پینے کے بعد۔

⑧ کسی کی جان کنی کے وقت اپنی یا حاضرین کی دعا۔

⑨ مرغ کی اذان کے وقت۔

⑩ مسلمانوں کے دینی اجتماعات کی حالت۔

⑪ ذکر کی محفلوں میں کی گئی دعائیں۔

⑫ نماز کی تکبیر کے بعد یعنی اقامت کے بعد۔

⑬ بارش برسنے کے دوران۔

⑭ بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑنے کی حالت۔

⑮ کوئی چوٹ لگنے کی حالت۔

⑯ کسی کی عدم موجودگی میں اس کے علم میں لائے بغیر اس کے لئے دعا کرنے کی حالت۔

⑰ تلاوت قرآن کے دوران اس آیت میں موجود اللہ۔ اللہ کے درمیان دعا مانگنا۔ مثل ما اوتی رسل الله . الله اعلم حیث یجعل رسالته.

⑱ کسی پر خاص نعمتیں دیکھنے کی حالت۔

قبولیت دعا کے مقامات

کچھ مقامات ایسے ہوتے ہیں جہاں مانگی ہوئی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ حج کی کتابوں میں فقہا نے لکھا ہے کہ حرمین شریفین میں سترہ مقامات ایسے ہیں جہاں کی مانگی ہوئی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(۱) ان میں سے ایک ملتزم ہے، جو کہ باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان کی جگہ ہے۔ وہاں لپٹ کر آدمی جو بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرما لیتے ہیں۔ ایک عجیب بات یہ بھی تجربہ میں آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو دعا قبول نہیں کرنا ہوتی وہ اس مقام پر بھلادی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ بیت اللہ شریف کے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑ کر جو بھی بندہ دعا مانگتا ہے اللہ رب العزت اس کی دعا کو قبول کرتے ہیں۔

ذیل میں حرمین شریفین کے چند مقامات جہاں پر مانگی ہوئی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(۲) مطاف (۳) ملتزم (۴) میزاب (۵) بیت اللہ کے اندر (۶) چاہ زمزم (۷) صفا (۸) مروہ (۹) مسعیٰ (۱۰) مقام ابراہیم (۱۱) میدان عرفات (۱۲) مزدلفہ (۱۳) منیٰ (۱۴) جمرہ اولیٰ (۱۵) جمرہ وسطیٰ (۱۶) جمرہ عقبیٰ (۱۷) روضہ رسول کے پاس

انبیائے کرام کا ایک طریقہ یہ بھی رہا ہے کہ وہ مواقع کی مناسبت سے دعا کیا کرتے تھے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرمائے گئے۔ آپ کی قوم پر فرعون کی حکمرانی تھی حتیٰ کہ اس کو نجومیوں نے بتا دیا کہ ایک بچہ فلاں وقت پیدا ہوگا۔ اور بنی اسرائیل کے گھرانے میں ہوگا تیری بادشاہت کو ختم کرے گا۔ اس ظالم نے بنی اسرائیل کے لاکھوں بچے قتل کرا دیے لیکن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو پیدا بھی فرما دیا اور ظالم فرعون کے ہاتھوں سے بچا کر زندہ بھی رکھا۔ آپ کی پرورش ہوئی اور آپ مدین کے علاقہ کی طرف فرعون سے بچ کر ہجرت کر گئے۔ خلاصہ کہ تمام زندگی اور تمام قوم بنی اسرائیل کو فرعون اور قوم فرعون سے اذیتیں، تکلیفیں پہنچتی رہیں۔ آخرکار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (یونس:۸۵۔۸۶)

(اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہمیں اپنی رحمت کے ساتھ کافر قوم سے نجات نصیب فرما)

اللہ تعالیٰ نے یہ دعا اسی طرح قبول فرمالی اور فرعون اور قوم فرعون کو دریا میں غرق فرما دیا اور اسی دریا سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور آپ کی قوم کو بچا کر کافر و ظالم قوم سے نجات بخشی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ تعمیر کیا تو اس وقت وہ ایک غیر محفوظ اور غیر ذی ذرع علاقہ تھا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے موقع پر اللہ

رب العزت سے دعا فرمائی

وَ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ (البقرۃ:۱۲۶)

اس دعا کی برکت سے اللہ رب العزت نے اس شہر کو ایسا امن والا شہر بنا دیا کہ اس جگہ جنگ و جدل کو حرام فرما دیا اور یہاں تک کہ حرم میں جانوروں اور پرندوں کے شکار کو بھی منع فرما دیا اور درختوں کے کاٹنے کو بھی منع فرما دیا۔ اور انواع و اقسام کے پھل دنیا بھر سے اس جگہ پہنچتے ہیں وہ پھل جو کہ آپ کو دنیا میں کہیں نہ ملے وہ آپ کو حرم میں مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی آپ علیہ السلام کی دعا قبول کی۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا:

حضرت مریم علیہا السلام ایک دفعہ اکیلی تھیں اور حضرت زکریا علیہ السلام کہیں تبلیغ پر چلے گئے تھے۔ واپس آنے میں دیر ہوگئی۔ پریشان تھے کہ پیچھے کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی۔ شاید مریم بھوکی رہی ہو گی۔ نیند بھی آئی ہوگی یا نہیں۔ جب آپ حجرہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ مریمؑ محراب کے اندر بیٹھی ہوئی بے موسم کے پھل کھا رہی ہے۔ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ جب زکریا علیہ السلام داخل ہوئے محراب کے اندر وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا تو اس کے پاس رزق پایا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا پوچھا اے مریم! یہ کہاں سے آیا؟ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ کہا، یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے عطا کر دیتا ہے۔ (آل عمران:۳۷)

یہ سن کر زکریا علیہ السلام نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ اگر مریم علیہا السلام کو بے موسم کے پھل عطا کر سکتا ہے، میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میری ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں اور میرے

بال سفید ہو گئے تو اللہ اس بڑھاپے میں مجھے بھی بیٹا عطا کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا ھُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ جب زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ اے پروردگار مجھے بیٹا عطا فرما اور بیٹا بھی جو پاکیزہ اور طیب ہو۔ بے شک تو دعاؤں کو سننے والا ہے۔ (آل عمران: ۳۸)

کچھ اشخاص ایسے ہوتے ہیں جن کی موجودگی میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ رب العزت کی یاد کے لئے وقف کر دیا ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت ان کی دعاؤں کو رد کرتے ہوئے حیا فرماتے ہیں۔ اس کا اس عاجز کو خود تجربہ ہوا ہے۔ زندگی میں دو تین شخصیتیں ایسی دیکھیں کہ جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کا مقام:

حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ میر پور خاص کے بزرگ تھے۔ وہ ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ جب ہم لوگ یونیورسٹی میں پڑھتے تھے تو ان کی خدمت میں حاضر ہونے، ملنے اور بیٹھنے کا موقع نصیب ہوتا تھا۔ ہم نے ان کی عجیب بات دیکھی کہ جس بندے کے لئے بھی دعا مانگتے کہ اے اللہ! اس کو اپنے محبوب ﷺ کی زیارت نصیب فرما، اس بندے کو تین راتوں کے اندر اندر نبی علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل ہو جاتا تھا۔ یہ فقیر مسجد میں بیٹھا ہے، باوضو ہے اور اس

منبر کا بھی کوئی حق ہوتا ہے، ہم نے خود کئی دفعہ اس بات کو آزمایا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی زیارت:

ہمارے اس شہر (جھنگ) کے تبلیغی جماعت کے ایک امیر صوفی محمد دین صاحب تھے۔ ایک مرتبہ وہ فجر کے بعد تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ میں نے بہت وظیفے کئے اور درود شریف پڑھا، مگر دل میں یہ تمنا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہو۔ میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں، شاید آپ نے بھی بزرگوں سے اس سلسلہ میں کوئی عمل سنا ہو۔ اس عاجز نے عرض کیا کہ عمل تو کیا، میں ایک ایسے بندے کو جانتا ہوں جس کی دعا کی برکت سے تین راتوں کے اندر اندر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہو جاتی ہے۔ میں آپ کو ان کے پاس لے جاتا ہوں اور دعا کرواتا ہوں۔ قدرتی بات ہے کہ انہوں نے یہاں تشریف لانا تھا۔ چنانچہ ہم حاضر ہوئے۔ محفل کے اختتام پر میں نے باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت! یہ ہمارے مہربان ہیں اور ہمارے شہر کی جماعت کے امیر بھی ہیں، آپ ان کے لئے دعا فرمادیں کہ ان کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہو جائے۔ انہوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ مشکل سے آدھا منٹ لگا ہوگا اس کے بعد ہم واپس آگئے۔

دوسرے دن فجر کی نماز کے بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو یہ عاجز باہر نکلا۔ دیکھا تو وہ مولانا صاحب سامنے کھڑے مسکرا رہے تھے۔ میں نے پوچھا، کیا ہوا؟ آج تو بڑے مسکراتے چہرے کے ساتھ آئے ہیں۔ کہنے لگے کہ خط لے کر آیا ہوں۔ آپ سے ان کا ایڈریس پوچھنا ہے۔ مجھے آج رات اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی زیارت عطا فرمادی ہے۔

اللہ رب العزت نے حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مقام دیا تھا۔
بس ان کے ہاتھ اٹھ جاتے تھے اور قدرت کی طرف سے فیصلے ہو جاتے تھے۔ وہ
مستجاب الدعوات بزرگوں میں سے تھے۔ جب کوئی قبولیت کا خاص لمحہ ہوتا تو آپ
اپنے متوسلین کو آگاہ فرما دیا کرتے تھے حتیٰ کہ آپ رمضان المبارک میں کئی مرتبہ بلا
کر بتاتے کہ آج لیلۃ القدر ہے، تم جو دعا مانگنا چاہو اپنے رب سے مانگ لو۔

عاجز کی دس مقبول دعائیں

بڑھاپے کے دوران ایک دفعہ حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بخار ہو گیا۔
یہ فقیر خدمت کے لئے حاضر تھا اللہ تعالیٰ نے پانچ دن تک صبح و شام ان کی خدمت
کرنے کا موقع دیا۔ پانچویں دن انہوں نے مجھے بلایا اور فرمانے لگے، ذوالفقار! میں
نے کہا، جی حضرت۔ فرمانے لگے، اللہ سے مانگ لو جو مانگنا چاہتے ہو۔ انہوں نے
بھی ہاتھ اٹھا دیئے اور اس عاجز نے بھی ہاتھ اٹھائے۔ فقیر کو اس بات کا صحیح اندازہ تھا
کہ یہ وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ اس لئے اس فقیر نے جلدی جلدی میں دس دعائیں
مانگیں۔ ان میں سے بعض تو ایسی تھیں کہ جو سمجھ میں نہیں آتی تھیں کہ کیسے پوری ہوں
گی۔ اس لئے کہ عاجز اپنی اوقات ہی نہیں سمجھتا تھا۔ مگر الحمد للہ، مسجد میں بیٹھ کر بتا رہا
ہوں، اللہ رب العزت نے ان دس دعاؤں میں سے نو دعاؤں کو اپنی آنکھوں کے
ساتھ دنیا میں پورا ہوتا دیکھنے کی توفیق عطا فرما دی۔ اور ایک دعا کے بارے میں دل
کی تمنا ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ آخری وقت میں اس کو بھی پورا فرما دیں گے۔

حقیقت یا خواب

اسی لئے اس فقیر نے عرض کیا کہ کچھ لمحات ہوتے ہیں، کچھ مقامات ہوتے ہیں

اور کچھ اشخاص ہوتے ہیں جن کی موجودگی میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ہم لوگوں کو کیا پتہ۔ آج کل چونکہ یہ محفلیں لوگوں کو حاصل نہیں ہیں اس لئے اگران کو یہ بات بتائیں تو انہیں حقیقت کی بجائے یہ خواب نظر آتا ہے۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

(سنا ہوا اور ہوتا ہے اور دیکھا ہوا اور ہوتا ہے)

جب یہ حدیث مبارکہ پڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں اور کپڑے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں، اگر وہ کسی دنیادار کے دروازے پر چلے جائیں تو وہ ان کو اپنے دروازے سے پیچھے ہٹا دے۔ مگر اس کا اللہ رب العزت کے ہاں وہ مقام ہوتا ہے کہ لو اقسم علی اللہ لابرہ (مشکوٰۃ: ص۴۴) کہ اگر وہ قسم اٹھا کر کوئی بات کردے تو پروردگار اس کی قسم کو ضرور پورا فرمادے۔ یہ بندے اور پروردگار کے درمیان ایک تعلق ہے۔ حدیث پاک میں ہے من کان للہ کان اللہ لہ کہ جو اللہ رب العزت کا ہو جاتا ہے اللہ رب العزت اس کے ہو جاتے ہیں۔

ایک اصولی بات

اصولی بات یہ ہے کہ جس بندے کے جسم پر اللہ رب العزت کا حکم جاری ہو گیا اس بندے کی دعاؤں کی قبولیت کے احکام جاری ہو گئے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کو ہم خود گناہوں کے ذریعے رکواتے ہیں۔ جیسے ایک دروازے کو کھولنا ہو اور اس کے کئی تالے ہوں۔ ایک تالہ کھولے اور دوسرا نہ کھولے اور ایسے ہی دروازے کو کھولنے کی کوشش کرتا رہے تو وہ دروازہ کھلتا نہیں جب تک کہ سارے تالے نہ کھلیں۔ یوں سمجھئے کہ ہم جو بھی کبیرہ گناہ کرتے ہیں وہ سارے

کے سارے دعاؤں کی قبولیت کے دروازہ کھلنے کے لئے تالے کی مانند ہیں جو کہ ہم نے خود لگائے ہوئے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کا دروازہ بند کرنے کے لئے تالے ہم خود لگاتے ہیں اور شکوے پروردگار کے کرتے ہیں۔ ہم معاذ اللہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ وہ تو ہماری سنتا ہی نہیں، حالانکہ سننا تو اس کی صفت ہے اور اگر یہ کہیں گے تو پروردگار کی ایک صفت کا انکار ہو جائے گا۔ قرآن مجید میں ہے اِنَّ رَبِّی لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ (ابراہیم:۳۹) (میرا پروردگار دعاؤں کو سنتا ہے)۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے تو بہت دعائیں مانگی ہیں لیکن وہ تو قبول ہی نہیں ہوتیں، جی ہاں، دعائیں تو مانگی ہیں لیکن مانگنے کا بھی کوئی طریقہ سلیقہ اور ضابطہ ہوتا ہے۔ اگر اس ضابطے کے مطابق مانگیں گے تو دعائیں قبول ہوں گی۔

مخلوق خدا ثواب کے لئے یا عذاب کے لئے

اللہ رب العزت وہ ذات ہے جو بندے کو دے کر خوش ہوتی ہے۔ ایک فقرہ یاد رکھنا، سمجھنے والے کے لئے تھوڑی بات بھی کافی ہوتی ہے اور نہ سمجھنے والے کے لئے بہت زیادہ بھی تھوڑا ہوتا ہے۔ وہ فقرہ یہ ہے کہ ''اللہ رب العزت نے مخلوق کو ثواب کے لئے پیدا کیا ہے عذاب کے لئے پیدا نہیں کیا'' عذاب ہم اپنے ہاتھوں سے خریدتے ہیں۔ پروردگار عذاب نہیں دینا چاہتے۔ قرآن پاک کی ایک آیت ہے وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (آل عمران:۴۶) ان پر اللہ نے ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنی جانوں پر خود ظلم کیے یہ تو ان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے۔ وہ خود اپنے آپ کو مصیبتوں میں ڈالتے ہیں، اگر اللہ رب العزت کے ساتھ حسن ظن دل میں ہو اور جسم پر اللہ رب العزت کے احکام لاگو ہوں تو مومن کی دعائیں رد نہیں ہوتیں۔

قبولیت دعا کی تین صورتیں

حدیث پاک میں بتا دیا گیا کہ مؤمن جیسا کیسا ہو اس کی مانگی ہوئی ہر دعا اللہ رب العزت قبول فرما لیتے ہیں۔ مگر قبولیت کی مختلف صورتیں ہیں۔

① دعا کا من وعن قبول ہونا

دعا کی قبولیت کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ اس نے دنیا میں جو کچھ بھی مانگا اس کو ویسے ہی پورا کر دیا۔ اسی بنا پر بعض اوقات انسان کہتا ہے کہ میں نے اپنی فلاں دعا کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

② آنے والی مصیبت کا ٹلنا

دعا کی قبولیت کی دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ اس کے بدلے دنیا میں اس پر آنے والی کسی بلا اور مصیبت کو ٹال دیا جاتا ہے۔ یہ دعا قبولیت کے لئے اوپر جارہی تھی اور اوپر سے کوئی مصیبت آرہی تھی، اس دعا نے اور مصیبت نے آپس میں لڑنا شروع کر دیا۔ وہ قیامت تک لڑتی رہیں گی جس کی وجہ سے وہ مصیبت بندے پر نازل نہیں ہو سکے گی (الترغیب والترہیب ۲: ص۳۱۶)۔ ہمیں کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس کس بیماری، مصیبت اور آفت سے بچایا ہوا ہے۔

ایک شرابی کا واقعہ:

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ دریا کے کنارے چل رہا تھا۔ میں نے ایک بچھو کو دیکھا کہ وہ پانی کی طرف بھاگا جا رہا ہے۔ میں نے سن رکھا تھا کہ بچھو پانی میں نہیں تیر سکتا بلکہ وہ تو پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ میں بڑا حیران ہوا اور سوچا کہ

دیکھتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اتنے میں دریا سے ایک کچھوا نکلا اور کنارے کے قریب پانی کی سطح پر آ گیا۔ کنارے سے ان بچھو نے چھلانگ لگائی اور کچھوے کی پیٹھ پر سوار ہو گیا۔ کچھوے نے تیرنا شروع کر دیا۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میں بڑا حیران ہوا اور سوچا کہ چلو میں بھی ذرا پیچھے چلتا ہوں۔ لہٰذا میں نے بھی پانی کے اندر قدم ڈال دیا۔ بالآخر وہ کچھوا دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچا اور بچھو اس کی پیٹھ سے اتر کر دریا کے دوسرے کنارے پر چڑھ گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بچھو نے پھر بھاگنا شروع کر دیا۔ میں حیران تھا کہ یہ کہاں بھاگا جا رہا ہے۔ میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ کچھ آگے جا کر میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان آدمی ایک درخت کے نیچے سویا ہوا ہے اور بچھو کے جانے کا رخ اسی کی طرف بنتا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید یہ اس نوجوان کو کاٹے گا۔ میں ذہنی طور پر تیار ہو گیا کہ اگر یہ کاٹنے لگے گا تو کاٹنے سے پہلے ہی میں اس کو مار دوں گا۔ لیکن جب میں آگے بڑھا تو میں نے دیکھا کہ ایک طرف سے ایک سانپ تیزی کے ساتھ اس نوجوان کی طرف جا رہا ہے۔ میں اور زیادہ حیران ہوا۔ جب وہ سانپ اس کے قریب ہوا تو یہ بچھو اس سانپ کے ساتھ چمٹ گیا اور بچھو نے اسے ڈنک مارا تو سانپ نے وہیں تڑپنا شروع کر دیا اور وہیں ڈھیر ہو گیا۔ بچھو جدھر سے آیا تھا اس نے اُدھر واپس بھاگنا شروع کر دیا۔

فرماتے ہیں کہ میں حیران ہو کر قدرت کا نظارہ دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ میرے مولا! تیرا یہ بندہ سویا ہوا ہے، ایک سانپ اسے کاٹنے کے لئے آ رہا ہے اور آپ نے اتنی دور سے ایک بچھو کو بھیج دیا جو اس کا محافظ بن گیا۔ میں اس نوجوان کے قریب گیا اور اسے جگایا تو میں یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آ

رہی تھی۔ میں نے اسے کہا کہ اے نوجوان! تو سویا ہوا ہے اور تیرا پروردگار جاگ کر تیری حفاظت کر رہا ہے۔ اس نے اٹھ کر جب سانپ کو دیکھا اور میرا قصہ سنا تو اس کی آنکھوں سے آنسو آ گئے وہ کہنے لگا، پروردگار! میں بھولا بھٹکا رہا، تیرے در کو چھوڑے رکھا، اے بے کسوں کے دستگیر! اے پکارنے والوں کی فریاد سننے والے، اے مصیبت زدوں کی مصیبتوں کو دور کرنے والے، اے اپنے بندوں سے ماں سے بھی ستر گنا زیادہ محبت کرنے والی ذات، میں نے آپ کے حکموں کو توڑا اگر آپ نے مجھ سے اپنا رخ نہ موڑا، پھر بھی میرے اوپر آپ کی اتنی عنایتیں ہیں کہ آپ نے میری حفاظت کا انتظام کیا ہے۔ چنانچہ اس نوجوان نے سچی توبہ کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی کے رخ کو بدل دیا۔

یہ بھی دعا کی قبولیت ہوتی ہے کہ جس کی وجہ سے آنے والی مصیبت کو ٹال دیا جاتا ہے۔

③ ذخیرہ آخرت بننا

قبولیت دعا کی تیسری صورت یہ ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت اگر اس بندے کی دعا کو من وعن قبول نہ کریں اور کسی مصلحت کے تحت اس کے بدلے کوئی بلا اور مصیبت بھی نہ ٹالیں تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو نامہء اعمال میں ذخیرہ بنوا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو قیامت کے دن بلوائیں گے اور فرمائیں گے، میرے بندے! تو دنیا میں مجھ سے دعائیں مانگتا رہا تیری کچھ دعائیں ایسی تھیں کہ جن کا دنیا میں پورا کرنا تیرے لئے ٹھیک نہیں تھا، وہ دعائیں تیرے نامہء اعمال میں موجود ہیں، مگر میں وہ سخی ہوں کہ ایمان والا کوئی ایک بندہ بھی ایسا نہیں جو مجھ سے مانگے اور میں اسے نہ دوں۔ آج کے دن میری رحمت ایمان والوں کے لئے ایسی ہے کہ ان میں

سے کوئی ایک بھی کھڑا ہو کر یہ کہنے کا حق نہیں رکھے گا کہ پروردگار! میں نے مانگا تھا مگر آپ نے نہ دیا، اس لئے اے میرے بندے! تیری دعا میرے پاس موجود ہے لہٰذا میں تجھے اجر دیتا ہوں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو اتنا اجر دیں گے کہ وہ بندہ تمنا کرے گا کہ اے کاش! دنیا میں میری کوئی دعا بھی پوری نہ ہوتی اور میری سب دعاؤں کا اجر اور بدلہ آج قیامت کے دن مل جاتا۔ (الترغیب و ترہیب ج ۲: ص ۳۱۵)

"مستجاب الدعوات" کن لوگوں کو کہتے ہیں؟

یہ وعدہ سب ایمان والوں کے ساتھ ہے کہ دعا کے بارے میں ان تینوں میں سے کوئی ایک صورت ضرور ہوگی لیکن وہ حضرات جن کی زندگی شریعت و سنت کے مطابق ہو جاتی ہے اور جن کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سب کچھ اللہ رب العزت کی رضا کے لئے ہو جاتا ہے ان کے ساتھ پروردگار کی خصوصی رحمتیں ہوتی ہیں۔ ان کو مستجاب الدعواب کہتے ہیں۔ ایسے بندے جب بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا کا جغرافیہ بدل دیتے ہیں۔

حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ اور قبولیت دعا:

فقیر نے اپنے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ زندگی کے کئی سال گزارے۔ سفر اور حضر میں ان کی خدمت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور کتنے ہی موقعوں پر آزمایا۔ مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے جو بات کر دی اور جو الفاظ جیسے نکلے فقیر نے اپنی زندگی میں بارہا ان کو اسی طرح پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔ ایک مرتبہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بیان فرما رہے تھے۔ دوران بیان فرمایا کہ ایک بندے نے

میرے بارے میں خواب دیکھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نیک اولاد عطا کریں گے اور آپ کے ذریعے سے دین کا کام خوب پھلائیں گے۔ واقعی زندگی میں دیکھا کہ اللہ رب العزت نے ان کا پیغام عربی عجمی اور کالے اور گورے تک پہنچایا۔ یہ قبولیت ہے جس کی وجہ سے اللہ رب العزت نے ان کو ''مرشد عالم'' کے نام سے شہرت عطا فرمائی۔

عافیت والی دعائیں مانگیں:

انسان کو ایسی دعائیں مانگنی چاہئیں جن میں اس کے لئے رحمت اور عافیت ہو۔ جب اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو تو اس وقت شرائط رکھ کر مانگنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ یہ خلاف ادب ہے۔ بالفرض ایک آدمی کو اولاد کی تمنا ہے اس نے دعا مانگی، اے اللہ! مجھے بیٹا دے یا بیٹی دے، آنکھوں والا ہو یا اندھا ہو، بس دے دے۔ اس طرح کی بات کرنا بڑی نادانی ہے۔ ہم کسی بندے سے تو مانگ نہیں رہے جو دیتے ہوئے پریشان ہوگا۔ ہم نے مانگنا ہے پروردگار سے۔ اس لئے اللہ رب العزت سے خوب مانگیں اور اس کی رحمتوں کو دیکھ کر مانگیں۔

ایک عبرتناک دعا:

ایک بزرگ نے دعا مانگی، اے اللہ! مجھے دو روٹیاں عطا کر دے۔ ان کی دعا قبول ہوئی اور ایک شبہ اور غلط فہمی میں ان کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ وہ بڑے حیران ہوئے کہ رب کریم! میں بالکل بے گناہ ہوں، آپ کی بھی کیا قدرت کہ آپ نے مجھے جیل بھیج دیا۔ کئی دن اسی طرح رہے۔ بالآخر ایک دن اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں ڈالا، میرے بندے! تو نے دو روٹیاں ہی تو مانگی تھیں اور یہاں جیل میں دو

روٹیاں ہی ملتی ہیں۔ تو نے جو مانگا تھا ہم نے اسے پورا کر دیا۔ اگر تو عافیت والا رزق مانگتا تو ہم گھر میں بیٹھے ہوئے تجھے عافیت والا رزق عطا فرما دیتے۔ اس سے یہ سبق ملا کہ انسان جب بھی پروردگار سے مانگے تو نہ تھوڑا مانگے اور نہ ہی شرائط لگا کر مانگے۔ بلکہ جب اللہ رب العزت سے مانگنا ہے تو خوب مانگے۔

ٹوٹے رشتے وہ جوڑ دیتا ہے
بات رب پہ جو چھوڑ دیتا ہے
اس کے لطف و کرم کا کیا کہنا
لاکھ مانگو کروڑ دیتا ہے

حسن ظن ہو تو ایسا:

ایک صاحب نے دعا مانگی کہ اے پروردگار! مجھے اتنا زیادہ عطا کر دے۔ ساتھ والے نے حیرانی سے کہا' اتنا زیادہ مانگ رہے ہو؟ وہ کہنے لگا، جناب! آپ سے نہیں مانگا بلکہ پروردگار سے مانگا ہے۔ بندوں کے بس میں ہوتا تو بڑا مشکل تھا۔

؎ مقام شکر ہے بھائی خدا کے ہاتھ ہے روزی
اگر یہ حق بھی انسان کو دیا ہوتا تو کیا ہوتا

قربان جائیں اس پروردگار پر کہ جس نے دینے کا معاملہ اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ دنیا سے ایک دفعہ مانگو تو دے دے گی۔ دوسری دفعہ مانگو تو منہ بنا لے گی اور تیسری دفعہ مانگو تو جھڑک کر واپس کر دے گی۔ مگر اے اللہ! تیری رحمتوں پر قربان جائیں کہ ایک بار مانگیں تو دیتا ہے، دوسری دفعہ مانگیں تو دیتا ہے، بار بار مانگیں تو پھر بھی دیتا ہے، جتنی بار مانگیں اتنی بار دیتا ہے بلکہ جو بندہ ہر حال میں اللہ سے مانگے اور ہر چیز اللہ سے مانگے، اللہ تعالیٰ اس بندے کو اپنے اولیاء میں شامل فرما لیتے

ہیں۔ سبحان اللہ، وہ ایسا پروردگار ہے جو دے کر خوش ہوتا ہے۔ وہ پروردگار امیدیں ضرور پوری کرتا ہے۔ ہاں حسن ظن اپنا اپنا ہے کہ کس کی امید کیسی ہے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کے وقت کیفیت

اللہ تعالیٰ سے جب دعا مانگا کریں تو لولگا کر لجاجت سے دعا مانگا کریں۔ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ تہجد میں اس طرح رو رو کر دعا مانگتے تھے کہ یوں لگتا تھا جیسے کوئی بچہ اپنے باپ سے مار کھاتے ہوئے اسے منت سماجت کر کے منا رہا ہے۔

حجاج بن یوسف اور نابینا کا واقعہ:

دعا ایسے مانگیں کہ دعا مانگتے ہوئے بندے کا رواں رواں دعا مانگ رہا ہو۔ ایک دفعہ ایک نابینا شخص طواف کر رہا تھا اور طواف کے دوران دعا مانگ رہا تھا کہ یا اللہ! مجھے آنکھیں دے دے۔ مجھے آنکھیں دے دے۔ اس دوران حجاج بن یوسف بھی طواف کر رہا تھا اس نے نابینا کی دعا سنی تو کہنے لگا، تو کب سے دعا کر رہا ہے...... میرے چار چکر رہتے ہیں اگر تجھے چار چکر سے پہلے آنکھیں نہ ملیں تو تیرا سر اتار دوں گا۔ حجاج بن یوسف جو کہتا تھا وہ پورا بھی کر دیتا تھا۔ اب تو اس نابینا کو آنکھوں کے ساتھ ساتھ جان کی بھی فکر لگ گئی۔ اب تو اس نے رو رو کر آہ وزاری سے دعا مانگنی شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی مراد پوری کر دی۔ حجاج نے جب دیکھا کہ اسے واقعی بینائی مل چکی ہے تو کہنے لگا جیسے تو پہلے دعا مانگ رہا تھا اگر اس طرح سال بھر بھی مانگتا رہتا تو قبول نہ ہوتی۔ اضطراب کے ساتھ رو کر دعا مانگی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فوراً قبول کر لی ہے۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ

(النمل:٦٢)''مضطرب کی دعا کون قبول کرتا ہے''

یقین کامل سے مانگی ہوئی دعا بھی قبول ہوتی ہے، دعا کی قبولیت کے لئے جلدی نہیں کرنی چاہئے بلکہ بار بار صبر کے ساتھ دعا مانگتے رہنا چاہئے۔ انشاء اللہ ضرور قبول ہو جائے گی۔

ایک عجیب واقعہ:

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عجیب واقعہ لکھا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ایک گلی میں جا رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک گھر کا دروازہ کھلا۔ ایک ماں اپنے بچے کو مار رہی تھی۔ اس بچے کی عمر سات آٹھ سال تھی۔ جب دروازہ کھلا تو ماں نے بچے کو دھکا دے کر باہر پھینکا اور کہا کہ تو نافرمان بن گیا ہے، تو میری کوئی بات بھی نہیں مانتا، میں تجھے اس گھر میں نہیں دیکھنا چاہتی۔ یہ کہہ کر ماں نے دروازہ بند کر دیا

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تھوڑی دیر کے لئے کھڑا ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ بچہ کچھ دیر تک تو روتا رہا۔ پھر اس نے آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیا۔ چلتے چلتے وہ گلی کے موڑ تک پہنچا تو وہاں تھوڑی دیر کھڑا سوچتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ قدموں سے واپس آنے لگا اور اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ کر بیٹھ گیا۔ وہ تھکا ہوا تھا۔ نیند غالب آئی۔ اس نے دروازے کی دہلیز پر سر رکھا اور سو گیا۔

کافی دیر کے بعد کسی کام کے لئے اس کی والدہ نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتی ہے کہ بیٹا دروازے کی دہلیز پر سر رکھے ہوئے سو رہا ہے۔ ماں کا غصہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ ماں نے اسے بالوں سے پکڑ کر پھر غصہ سے اٹھایا اور کہا کہ تو دفع کیوں نہیں ہو جاتا، یہاں کیوں پڑا ہوا ہے۔ بچے کی آنکھوں سے پھر آنسو آ گئے۔

وہ کہنے لگا امی! جب آپ نے دھکے دے کر گھر سے نکال دیا تھا تو میرے دل میں خیال آیا تھا کہ میں کہیں چلا جاتا ہوں، میں بازار میں کھڑا ہو کر بھیک مانگ لوں گا یا پھر کسی کے جوتے صاف کرلوں گا۔ یہ سوچ کر میں گلی کے موڑ تک تو چلا گیا لیکن امی! وہاں جا کر میرے دل میں خیال آیا کہ اے بندے! تجھے دنیا میں کھانا پینا تو مل جائے گا مگر تجھے ماں کی محبت تو کہیں سے نہیں مل سکے گی، ماں کی محبت اگر تجھے ملے گی تو وہ صرف اسی گھر سے ملے گی۔ امی! یہ سوچ کر میں واپس آ گیا، اب میں اسی در پہ پڑا ہوں، امی!! اب اگر تو دھکے بھی دے تو میں کہیں نہیں جا سکتا کیونکہ امی! تیرے جیسی محبت مجھے کوئی نہیں دے سکتا۔ جب ماں نے یہ بات سنی تو اس کا دل موم ہو گیا، اس نے کہا، بیٹے! جب تیرے دل میں یہ احساس ہے کہ تجھے مجھ جیسی محبت کوئی نہیں دے سکتا تو اب تمہارے لئے اس گھر کے دروازے کھلے ہیں، آ اور اس گھر میں اپنی زندگی گزار لے۔

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندے کو بھی چاہئے کہ اسی طرح اللہ رب العزت سے معافی مانگے اور کہے کہ پروردگار! یہی تو در ہے جہاں سے معافی ملنی ہے، اے اللہ! دوسرا کوئی در ایسا نہیں ہے، میں تیرے در کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔ جب انسان اس طرح معافی مانگے گا تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی معافی کو قبول فرما کر اس کے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

ایک درد بھری دعا:

کسی نے کیا ہی پیاری بات کہی کہ

اِلٰهِی عَبْدُکَ الْعَاصِیْ اَتَاکَ
مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاکَ

فَإِنْ تَغْفِرْ فَأَنْتَ لِذَاكَ أَهْلٌ
وَإِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ يَرْحَمْ سِوَاكَ

(اے اللہ! آپ کا گنہگار بندہ آپ کے در پر حاضر ہے، اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور آپ سے دعائیں مانگتا ہے، اگر تو مغفرت کردے تو تجھے یہ بات بڑی سجتی ہے، اگر تو ہی دھکے دے دے تو پھر کون ہے کوئی دوسرے دروازا کہ میں وہاں چلا جاؤں)۔

رزق ملنے کے دو طریقے:

میرے دوستو! رب کے در سے مانگنا بڑا آسان ہے۔ جبکہ دنیا کے پیچھے دھکے کھانا بڑا مشکل کام ہے۔ جب پولٹری فارم کا مالک خوش ہوتا ہے تو مرغی کے لئے پیالے کے اندر دانے ڈال کر رکھ دیتا ہے تاکہ وہ وہیں سے کھائے اور اسے ادھر ادھر منہ نہ مارنا پڑے۔ لہٰذا وہ اسی پیالے میں سے کھالیتی ہے اور کبھی اس مالک کا دل کرتا ہے تو دانے تو اتنے ہی ہوتے ہیں مگر وہ ان دانوں کو پھیلا دیتا ہے لہٰذا مرغی سارا دن دانے چگتی پھرتی ہے۔ رزق اتنا ہی ملا جو ملتا تھا مگر سارا دن چگنا پڑا۔ اسی طرح اللہ رب العزت کئی لوگوں کو رزق اکٹھا اور آسانی سے دے دیتے ہیں اور کئی لوگوں کا رزق پھیلا دیتے ہیں۔ انہیں سارا دن جوتیاں چٹخانی پڑتی ہیں۔

برکت والا رزق مانگیں:

اللہ تعالیٰ سے رزق کی برکت مانگا کریں۔ کیونکہ آج کل ظاہر میں تو رزق بہت ہوتا ہے مگر رزق کی برکت کو نکال لیا جاتا ہے۔ گھر کے سب بندے کمانے والے ہوتے ہیں مگر پھر بھی ان کے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ رزق میں برکت بڑی

نعمت ہے لہٰذا اپنے لئے بھی برکت مانگیں، دوست احباب کے لئے بھی مانگیں اور اس یقین سے مانگیں کہ اللہ رب العزت میری دعا ضرور قبول فرمائیں گے۔

دعا میں گناہوں کی معافی کا سوال:

اللہ رب العزت سے گناہوں کی معافی بھی مانگا کریں۔ ہم اپنی زندگی میں بے شمار غلطیاں کر کے بھول جاتے ہیں لیکن ان کا اندراج نامہء اعمال تو موجود ہوتا ہے۔ اس لئے جو گناہ یاد ہوں ان کی بھی معافی اور جو کر کے بھول بیٹھے ان کی بھی معافی مانگیں۔ جو دن میں کئے ان کی بھی معافی اور جو رات میں کئے ان کی بھی معافی مانگا کریں۔ جو تنہائی میں کئے ان کی بھی معافی اور جو محفل میں کئے ان کی بھی معافی مانگا کریں۔ عجیب بات ہے کہ بندہ جس گناہ کو کر کے بھول جاتا ہے اس کے بارے میں وہ ذہن میں سمجھتا ہے کہ وہ گناہ معاف ہو گیا ہے حالانکہ وہ نامہء اعمال میں موجود ہوتا ہے۔

قبولیت دعا کا راز

بعض دوست کہتے ہیں، حضرت! ہم دعائیں تو بہت مانگتے ہیں لیکن وہ قبول نہیں ہوتیں۔ طلباء بھی کئی دفعہ کہتے ہیں کہ جی کچھ پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ بسا اوقات تو علماء بھی کہتے ہیں کہ حضرت! کچھ رکاوٹیں اور پریشانیاں ہیں، آپ دعا فرما دیں۔ میں تو بڑے عرصے سے دعائیں مانگ رہا ہوں لیکن قبولیت کے آثار ظاہر نہیں ہو رہے۔ فقیر آپ کو قبولیت دعا کا ایک راز بتا دیتا ہے۔ اگر آپ اس پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ آپ کو اسم اعظم ڈھونڈنے کی طلب نہیں رہے گی۔ آپ اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی زبان سے نکلے ہوئے کتنے ہی الفاظ کو

پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔ اس کو سینکڑوں مرتبہ نہیں بلکہ ہزاروں مرتبہ آزمایا جا چکا ہے۔ عمل تو چھوٹا سا ہے مگر کام بڑا اہم ہے۔ کاش کہ اس کی حقیقت کو ہم اچھی طرح سمجھ لیں۔ آج آپ کو بھی پتہ چل جائے گا کہ قبولیت دعا کا کیا گُر ہے۔ اللہ والے جو دعائیں مانگتے ہیں وہ قبول ہو جاتی ہیں، وہ کوئی سونے کے تو نہیں بنے ہوتے اور نہ وہ بشر سے کوئی ماوراء مخلوق ہوتے ہیں وہ بھی انسان ہی ہوتے ہیں مگر فرق یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے دل سے گناہوں کے ارادوں کو ختم کر چکے ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو ہمہ تن اللہ تعالیٰ کے حوالے کر چکے ہوتے ہیں۔ مانگتے وہ بھی اسی در سے ہیں، جھکتے وہ بھی اسی دروازے پر ہیں جس در سے مرید مانگتا ہے اسی در سے پیر مانگتا ہے۔ جس دروازے سے شاگرد بھیک مانگتا ہے اسی دروازے سے استاد بھی مانگتا ہے۔ پیر اور استاد کو اس لئے ملتا ہے کہ وہ معصیت کو اپنی زندگی میں سے ختم کر چکے ہوتے ہیں۔

اس عاجز نے قبولیت دعا کا جو راز اپنے اکابر کی زندگیوں میں بیٹھ کر پایا اور اسے اپنی زندگی میں ہزاروں مرتبہ آزمایا۔ بات تو چھوٹی سی ہے ہو سکتا ہے کہ سادہ سی بات سن کر آپ ہنسیں اور کہیں کہ یہ بھی کوئی خاص بات ہے۔ مگر جس کو چھوٹی سی پڑیا سے آرام آ جائے اس کے لئے تو دنیا کی سب سے بہترین دوائی وہی ہوتی ہے۔ وہ دونی یا چونی کی قیمت کو تو نہیں دیکھے گا بلکہ وہ تو اس بات کو دیکھے گا کہ مجھے آرام کس دوائی سے ملا...... آپ یہ نکتہ دل کے کانوں سے سنئے اور اسے آزما کے دیکھئے۔

جب کبھی زندگی میں کوئی ایسا موقع آئے کہ آپ ایک گناہ کرنے پر قادر ہیں آپ اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اس گناہ کو نہیں کرتے، اگر عین اسی لمحے آپ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کو اسی وقت قبول فرمائیں گے۔

جی ہاں، آزما کر دیکھئے۔ انسان کو جب زندگی میں کوئی ایسا موقع ملتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ میں تنہا ہوں، میں خواہشات کو پورا کرتے ہوئے یوں گناہ کر سکتا ہوں۔ طبیعت میں اضطرار ہوتا ہے، نفس کی طرف سے اصرار ہوتا ہے، شیطان کی طرف سے وساوس کی بھرمار ہے، جس وقت بندہ عجیب سی حالت میں گرفتار ہوتا ہے، اس وقت اگر وہ خوف خدا سے سرشار ہو جائے اور گناہ سے دستبردار ہو جائے اور دامن دعا پھیلا دے، وہ قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔ وہ جو بھی دعا مانگتا ہے اللہ رب العزت اس دعا کو پورا فرما دیتے ہیں۔

ایک قرآنی نصیحت:

علماء حفاظ اور قرأ کو یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اس عاجز کا مختلف مدارس میں آنا جانا ہوتا ہے تو ان میں سے کئی حضرات دعائیں کرواتے ہیں وہ کہتے ہیں، حضرت! دعا کیجئے، مدرسہ کی جگہ تھوڑی ہے اللہ تعالیٰ زیادہ دے دے۔ حضرت! دعا کیجئے کہ تعمیر کچی ہے یہ پکی ہو جائے۔ حضرت! دعا کیجئے کہ اسباب کی جو رکاوٹ ہے وہ ختم ہو جائے۔ اس سلسلہ میں آسان اصول وہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا قَالَ مُوسیٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا کہ تم اللہ سے مدد مانگو اور اپنے اندر صبر وضبط پیدا کرو اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ زمین اللہ کی ہے يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (الاعراف:۱۲۸) وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اسے اس کا وارث بنا دیتا ہے۔

ایک عالم کی دعاؤں کے اثرات:

ہمارے قریبی احباب میں سے ایک عالم تھے انہوں نے قرآن پاک کی تعلیم کے لئے ایک چھوٹا سا مدرسہ بنایا ہوا تھا وہ کئی مرتبہ دعاؤں کے پیغامات بھیجتے اور کہتے کہ حضرت! دعا کریں۔ وہ اکثر و بیشتر یہی کہتے اور اس عاجز کا دستور تھا اور کہتا کہ میں بھی دعا کروں گا مگر آپ جب بھی تنہائی میں بیٹھ کر گناہوں سے سچی توبہ کریں اس وقت آپ خود بھی دعا کیا کریں۔ لہٰذا انہوں نے بھی دعائیں کیں۔

اس مدرسہ کے ایک بچے نے قرآن پاک کا حفظ مکمل کیا۔ اس بچے کا والد ان کے پاس مدرسہ میں آیا اور اس نے ان سے پوچھا، کیا آپ اسی مدرسے میں کام کریں گے یا کوئی بڑا مدرسہ بنانے کا بھی ارادہ ہے؟ وہ کہنے لگے، ارادہ تو ہے مگر گنجائش نہیں ہے۔ اس نے پوچھا کہ اگر آپ کے پاس گنجائش ہو تو آپ کس جگہ پر مدرسہ بنانا پسند کریں گے۔ انہوں نے خوب سوچ کر ایک اچھے علاقے کی بہت ہی قیمتی زمین کی نشاندہی کر دی۔ اس نے پوچھا، کتنی زمین ہونی چاہئے؟ انہوں نے کہا کہ اتنی ہونی چاہئے اور اگر اس سے زیادہ ہو جائے تو کیا ہی بات ہے۔ یہ بات سننے کے بعد وہ چلا گیا۔

چند مہینوں کے بعد وہ بندہ دوبارہ آیا اور اس نے آ کر اسی علاقے کی اتنی ہی زمین کی رجسٹری ان کے حوالے کی۔ جب دیکھا تو پتہ چلا کہ اس اکیلے شخص نے اڑھائی کروڑ روپے کی زمین لے کر دے دی تھی۔

غیرت الٰہی:

جب انسان گناہوں سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس طرح استغنا کے ساتھ کام

لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غیب سے اسباب مہیا فرمادیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہی نہیں ہے کہ میرے در پر جھکنے والا بندہ دوسرے بندوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرے۔ ہمارا خادم ہو اور روٹی کھانے کے لئے کسی دوسرے کے دروازے پر جا کر کھڑا ہو جائے تو کیا ہمیں محسوس نہیں ہوگا۔ جب ہم جیسے کمزور بندے جن میں سو برائیاں ہیں، جن کے ظرف چھوٹے ہیں، جن کے وسائل تھوڑے ہیں اور جن کے اندر کتنی باطنی بیاریاں موجود ہیں اگر ہماری غیرت گوارا نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ تو بڑے غیور ہیں وہ کہاں پسند کرتے ہیں کہ اس کے در پر جھکنے والے اپنی ضرورتوں کے لئے در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔

ہم کیسی زندگی کا سوال کریں؟

ہم اپنی زندگی میں جو چند بے احتیاطیاں کرتے ہیں، یقین کرلیں کہ انہی بے احتیاطیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں رکی ہوئی ہیں۔ اگر ہم سچی توبہ کرلیں اور دل میں عہد کرلیں تو ہمارا آنے والا ہر دن ہمارے گزرے ہوئے دن سے بہتر بنے گا۔ اس لئے کہ جو ورثۃ الانبیا میں سے بنے گا اسے وَلَلآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُوْلٰـــى کے مصداق نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حال کی بھی وراثت نصیب ہوگی۔ کیونکہ وارث کو مورث کی ہر چیز میں سے حصہ ملتا ہے۔ کوئی سوئی بھی چھوڑ جائے تو اس سوئی کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ اس آیت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان بیان کی گئی ہے کہ اے میرے محبوب ﷺ! آپ کا ہر آنے والا دن آپ کے گزرے ہوئے دن سے زیادہ بہتر ہوگا۔ اللہ والوں کا بھی یہی معاملہ ہوتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ سے آئندہ کی زندگی ایسی ہی مانگیں جو گزشتہ زندگی کا کفارہ بن جائے۔

اب ذیل میں قرآن مجید کی وہ دعائیں لکھی جارہی ہیں جو کہ انبیائے کرام علیہم السلام نے مانگی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف قبولیت بخشا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان دعاؤں کو یاد کریں اور وقتاً فوقتاً اپنی دعاؤں میں مانگتے رہا کریں۔

سبحان ربی الاعلی الوهاب . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ .

◎ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ . (البقرۃ:۲۰۱)

◎ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَ اعْفُ عَنَّا وقفہ وَ اغْفِرْ لَنَا وقفہ وَ ارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ . (البقرۃ:۲۸۶)

◎ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً ج اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ . (آل عمران: ۸)

◎ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ . (آل عمران: ۱۶)

◎ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ (آل عمران:۵۳)

◎ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ . (آل عمران: ۱۴۷)

◎ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (آل عمران:۱۹۳)

◎ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَ لَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔ (آل عمران: ۱۹۴)

◎ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۔ (الاعراف: ۲۳)

◎ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۔ (الاعراف: ۴۷)

◎ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ (الاعراف:۸۹)

◎ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ۔ (الاعراف: ۱۲۶)

◎ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِکَ مِنَ الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۔ (یونس: ۸۵-۸۶)

◎ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۔ (الکہف: ۱۰)

◎ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۔ (المؤمنون: ۱۰۹)

◎ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۔ (الفرقان: ۶۵-۶۶)

◎ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۔
(الفرقان: ۷۴)

◎ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (الحشر:۱۰)

رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَ اِلَیْکَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۔ (الممتحنہ: ۴)

◎ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔ (الممتحنہ: ۵)

◎ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (التحریم:۸)

◎ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِکَ وَ عَظِیْمِ سُلْطَانِکَ

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ وَ الْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِیْ الدِّیْنِ وَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ .

◎ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ .

◎ اَللّٰهُمَّ اکْفِنَا بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِنَا بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ .

◎ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا .

◎ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنَا رُشْدَنَا وَ اَعِذْنَا مِنْ شَرِّ اَنْفُسِنَا .

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَ اَنْ تَغْفِرَلَنَا وَ تَرْحَمَنَا وَ اِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنَا اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنِیْنَ . وَ نَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَ حُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنَا اِلٰی حُبِّکَ .

◎ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَغِیْثُ وَ مِنْ عَذَابِکَ نَسْتَجِیْرُ لَا تَکِلْنَا اِلٰی اَنْفُسِنَا وَ لَا اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّ لَا اَقَلَّ مِنْ ذٰلِکَ

وَ اَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ .

◎ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَ عَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَ لَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَ اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ .

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ .

◎ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لَنَا دِيْنَنَا وَ وَسِّعْ لَنَا فِيْ دَارِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ رِزْقِنَا .

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا .

◎ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

◎ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ .

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَ التُّقٰى وَ الْعَفَافَ وَ الْغِنٰى

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ .

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِنَا وَ دُنْيَانَا وَ اَهْلِنَا وَ مَالِنَا .

◎ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ .

◎ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا وَ مِنْ خَلْفِنَا وَ عَنْ يَمِيْنِنَا وَ عَنْ شِمَالِنَا وَ

مِنْ فَوْقِنَا وَ نَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ اَنْ نُغْتَالَ مِنْ تَحْتِنَا .

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِنَا وَ شَرِّ بَصَرِنَا وَ شَرِّ لِسَانِنَا وَ شَرِّ قُلُوْبِنَا وَ شَرِّ مَنِيِّنَا .

◎ اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِکَ .

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ .

◎ اَللّٰهُمَّ اَفْرِدْنَا لِمَا خَلَقْتَنَا لَهٗ وَ لَا تَشْغِلْنَا بِهٖ تَكَفَّلْتَ لَنَا بِهٖ .

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّ عَمَلٍ وَّ نَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ .

◎ اَللّٰهُمَّ خِرْلَنَا وَ اخْتَرْلَنَا وَ لَا تَكِلْنَا اِلٰى اَنْفُسِنَا طَرْفَةَ عَيْنٍ .

◎ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ .

◎ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَشْيَتَکَ وَ اَسْكِنْ قُلُوْبَنَا مَحَبَّتَکَ . اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قُلُوْبِنَا خَشْيَتَکَ وَ ذِكْرَکَ وَ اجْعَلْ هِمَّتَنَا وَ هَوَانَا فِيْمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى . اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى .

◎ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّ ارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّ ارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ .

◎ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَ ارْحَمْنَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَا تُحَاسِبْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

◎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِى الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ .

◎ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا خَيْرَ مَا عِنْدَکَ لِشَرِّ مَا عِنْدَنَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ . اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَ اِلَيْکَ الْمُشْتَكٰى وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

- اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي الْمَوْتِ وَ فِيْ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ ۔
- اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ مِنَ الْاَزَلِ اِلَى الْاَبَدِ عَلٰى مَا تَعَلَّقَ بِهٖ عِلْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۔
- اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ
- اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ اٰبَآئِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَاالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ۔
- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَاقَةِ وَ مَوَاقِفِ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ
- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَ الْجَنَّةَ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ غَضَبِكَ وَ النَّارِ ۔
- اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِسِتْرِكَ الْجَمِيْلِ ۔
- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اللُّطْفَ فِيْمَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ ۔
- يَا لَطِيْفُ اُلْطُفْ بِنَا فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَ اَسْئَلُكَ الْيُسْرَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ
- يَا لَطِيْفًا بِخَلْقِهٖ يَا عَلِيْمًا بِخَلْقِهٖ يَا خَبِيْرًا بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ بِنَا يَا لَطِيْفُ يَا عَلِيْمُ يَا خَبِيْرُ ۔
- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَ مَا لَمْ نَعْلَمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَ مَا لَمْ نَعْلَمْ
- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۔

رب کریم! ہم ظاہر میں بندے ہیں حقیقت میں نہایت گندے ہیں ہمارے اندر کی گندگیوں کو دور فرما، ہمارے دلوں کی ظلمت کو دور فرما، ہمارے دلوں کی سختی کو دور فرما، ہمارے دلوں کو منور فرما، ہمارے دلوں کی دنیا کو آباد فرما۔

رب کریم! ہماری نگاہوں کو پاک فرما، ہمارے دلوں کو صاف فرما، ہمارے سینوں کو اپنی محبت سے لبریز فرما، اپنے عشق کی آتش ہمارے سینوں میں پیدا فرما، ہمارے انگ انگ سے اپنی ذکر کو جاری فرما، ہمارے روئیں روئیں سے اپنے ذکر کو جاری فرما، ہماری بوٹی بوٹی میں اپنی محبت پیدا فرما۔

رب کریم! ہمیں نفس و شیطان کے مکر و فریب سے بچا، ہمارے گناہوں کو معاف فرما، ہماری خطاؤں سے درگزر فرما، ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما۔

رب کریم! ہمارے علم میں برکت پیدا فرما، عمل میں برکت پیدا فرما، صحت میں برکت پیدا فرما، رزق میں برکت پیدا فرما، ہمارے کاموں میں برکت پیدا فرما، ہمارے کاروبار میں برکت پیدا فرما، ہمارے فیصلوں میں برکت پیدا فرما، قدم قدم پر اپنی برکتیں شامل حال فرما۔

رب کریم! جن باتوں سے آپ ناراض ہوتے ہیں ہمیں ان باتوں سے محفوظ فرما، جن کاموں سے آپ ناراض ہوتے ہیں ان کاموں سے محفوظ فرما، جس رستے پر چلنے سے آپ ناراض ہوتے ہیں اس راستے پر چلنے سے محفوظ فرما، جن لوگوں کے پاس بیٹھنے سے آپ ناراض ہوتے ہیں ان لوگوں کے پاس بیٹھنے سے ہمیں

محفوظ فرما۔

رب کریم! دنیا و آخرت کی ذلت ورسوائی سے محفوظ فرما، عزتوں بھری زندگی نصیب فرما۔

رب کریم! اخلاق حمیدہ نصیب فرما، اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ نصیب فرما۔

رب کریم! نیکوں کی سنگت نصیب فرما، نیکوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، زندگی گزارنا نصیب فرما اور آخرت میں بھی ان کا ساتھ نصیب فرما۔

رب کریم! نیکی کا شوق نصیب فرما، سچی سچی زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرما۔

رب کریم! غموں اور پریشانیوں کو دور فرما، اے اللہ! جو گھر بار کی وجہ سے پریشان ہیں ان کی پریشانیوں کو دور فرما، جو کاروبار کی وجہ سے پریشان ہیں ان کی پریشانیوں کو دور فرما، جو قرض کی وجہ سے پریشان ہیں ان کی پریشانیوں کو دور فرما، جو بیماریوں کی وجہ سے پریشان ہیں ان کی بیماریوں کو دور فرما۔

رب کریم! جو اولاد نرینہ کے طالب ہیں ان کو اولاد نرینہ نصیب فرما۔ جو صاحب اولاد ہیں ان کی اولادوں کو نیکوکار بنا، ان کی اولادوں کو فرمانبردار بنا، ان کی اولاد کو ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔

رب کریم! جن گھروں میں بڑے بچے بچیاں موجود ہیں ان کے مستقبل کو روشن فرما، ماں باپ کے لئے ان کے فرض ادا کرنا آسان فرما۔ اور اے اللہ! جو اپنی اولاد کے فرض ادا کر چکے ہیں ان کو اولاد کی طرف سے دینی دنیاوی اعتبار سے خوشیاں نصیب فرما۔

رب کریم! ہمیں تقویٰ و پرہیزگاری والی زندگی نصیب فرما۔ ہمیں نفاق سے بری فرما۔

رب کریم! ہمیں اپنا وصل نصیب فرما، اے اللہ! ہم اپنی جھوٹی زبانوں سے کتنی بڑی نعمت مانگتے ہیں ہم پر مہربانی فرما، ہمیں اپنا وصل نصیب فرما۔

رب کریم! ہم تیری یاد میں یہاں اکٹھے ہوئے، جو وقت تھا تیری یاد میں گزارنے کی کوشش کی اب تیرے سامنے دامن پھیلائے بیٹھے ہیں، اے اللہ! تو ہمارے دامن مراد کو گوہر مراد سے بھر دے۔ اے اللہ! دنیا کا کوئی مالک ہو تو وہ بھی مزدور کو کچھ نہ کچھ دے کر بھیجتا ہے۔ رب کریم! تو تو مالک الملک ہے۔ ہم نے اب تیرے سامنے جھولیاں پھیلائی ہیں، جو تمنائیں لے کر بیٹھیں ہیں ان سب تمناؤں کو پورا فرما۔ اے اللہ! جو تیرے در سے حاصل کر کے نہ گیا اسے پھر دنیا میں کوئی دوسرا در نہیں ملے گا، اسے در در کے دھکے کھانے پڑیں گے، رب کریم! ہمیں در در کے دھکے کھانے سے محفوظ فرما۔

رب کریم! آپ کے محبوب ﷺ نے ہمیں آپ کا در دکھایا اور یہ بھی بتا دیا کہ اس در کے سوا کوئی دوسرا در نہیں، مولا! جس کو بھی ملا آپ کے در سے ملا، انبیائے کرام نے بھی آپ کے در سے لیا، اولیائے کرام نے بھی آپ کے در سے لیا، ہر نیک و بد نے آپ کے در سے لیا، رب کریم! ہم پر بھی اپنی جناب سے رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔ میرے مولا! جسے آپ نے دھکا دے دیا اسے آپ کے علاوہ کوئی دوسرا مولا نہیں مل سکتا۔ پروردگار عالم! مہربانی فرمانا، اپنے در سے عطا فرما دینا۔ رب کریم! اپنے در سے دھتکار نہ دینا۔ اے اللہ! ہم اپنے گناہوں کو دیکھیں تو یقیناً دھتکار دیئے جانے کے قابل ہیں، شکلیں مسخ کر دیئے جانے کے قابل ہیں، پیچھے ہٹا دیئے جانے کے قابل ہیں، مگر تو بھی رحیم و کریم ہے، حنان و منان ہے، میرے مالک! مہربانی فرما اور ہمارے گناہوں کو نیکیوں

میں تبدیل فرما۔

رب کریم! نفس و شیطان نے ہم کو لوٹا، ہمارے اعمال کو ضائع کروایا، لٹے پٹے بندے پر تو دنیا والے بھی رحم کھاتے ہیں، آپ تو پروردگار ہیں، ہم پر رحم فرمایئے پروردگار عالم! ہم اپنے کیے ہوئے عملوں کو ریاکاری کی وجہ سے ضائع کر بیٹھے، حسد سے ضائع کر بیٹھے، میرے مولا! ہماری اس بے سروسامانی پر رحم فرما۔

رب کریم! برا چاہنے والوں کی برائی سے محفوظ فرما، دشمنوں کی دشمنی سے محفوظ فرما، حاسدوں کے حسد سے محفوظ فرما، جان مال کی حفاظت فرما، عزت آبرو کی حفاظت فرما۔ یا اللہ! ہمارے ایمان کی حفاظت فرما۔

رب کریم! ہم آزمائش کے قابل نہیں ہیں، ہمیں فتنوں سے محفوظ فرما، آزمائشوں سے محفوظ فرما، ہمارے ساتھ نرمی اور درگزر کا معاملہ فرما۔

رب کریم! ہم زندگی بھر تیری نعمتوں کو استعمال کرتے رہے اور اس پر شکر ادا نہ کر سکے، تو ہمارے اس گناہ کو معاف فرما اور اے اللہ! آپ کی طرف سے جب کبھی ہمارے اوپر کوئی پریشانیاں آئیں ہم نے بے صبری کے مظاہرے کیے، ادھر ادھر تیرے شکوے کرتے پھرتے، اے اللہ! ہمارے اس گناہ کو معاف فرما۔

رب کریم! ہم ہر حال میں آپ سے راضی ہیں، ہمیں راضی رہنے کی توفیق نصیب فرما۔

رب کریم! ہمیں خوشیوں کے حال میں غفلت سے بچا لیجئے اور غموں کے حال میں بے صبری سے بچا لیجئے۔

رب کریم! ہمیں اپنے پیارے بندوں میں شامل کر لیجئے، اپنے مقربین میں شامل کر لیجئے، اپنے عارفین میں شامل کر لیجئے، اپنے عاشقین میں شامل کر لیجئے۔

رب کریم! اپنے عشق کا سوز عطا فرما دیجئے اور اے اللہ! ہمیں علم کا کیف نصیب فرما

دیجیے۔

رب کریم! ہم آپ سے آپ ہی کو چاہتے ہیں ہمیں اپنا تعلق نصیب فرما۔

رب کریم! اپنے محبوب ﷺ کی سنت کے ساتھ محبت نصیب فرما۔

رب کریم! ہمیں حرمین شریفین کی زیارت کی بار بار توفیق نصیب فرما، اے اللہ! وہ کتنے خوش نصیب لوگ ہوتے ہیں جو احرام باندھ کر چلتے ہیں. لبیک اللھم لبیک کہہ رہے ہوتے ہیں، کوئی تیرے گھر کا طواف کر رہا ہوتا ہے، کوئی حجر اسود کو بوسے دے رہا ہوتا ہے، کوئی ملتزم سے لپٹ رہا ہوتا ہے، کوئی مقام ابراہیم پر نفلیں پڑھ رہا ہوتا ہے، کوئی صفا و مروہ کے درمیان سعی کر رہا ہوتا ہے، کوئی تیرے گھر کا غلاف پکڑ کر دعائیں مانگ رہا ہوتا ہے، اس لمحے کی لذت بھی کیسی ہوگی، پروردگار عالم! ہمیں بھی اپنی گنہگار آنکھوں سے بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی توفیق نصیب فرما، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کی توفیق نصیب فرما، حج اور عمرہ کی سعادت نصیب فرما

رب کریم! اپنے پیارے حبیب ﷺ کے در کی حاضری نصیب فرما، اے اللہ! جن جگہوں پر وحی اترتی تھی وہ جگہیں کیسی ہوں گی، جہاں اصحاب صفہ بیٹھتے تھے وہ جگہ کیسی ہوگی، جس جگہ کے بارے میں فرمایا گیا کہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جو جگہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اے اللہ! وہ ریاض الجنۃ کی جگہ بھی کیسی ہوگی، اے اللہ! ہمیں بھی زندگی میں ان جگہوں کی حاضری بار بار نصیب فرما، اے اللہ! وہاں تیرے محبوب ﷺ کے حضور تجدید ایمان کا اور صلوٰۃ و السلام پیش کرنے کا منظر کیسا سہانا ہوگا، اے اللہ! ہمیں یہ سعادت کبریٰ زندگی میں بار بار حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرما۔

رب کریم! ہم دنیا میں آپ کے محبوب ﷺ کی زیارت نہ کر سکے، اے اللہ! روز محشر اپنے محبوب ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے حوض کوثر کے جام نصیب فرما دینا

رب کریم! ہمیں ساری زندگی اپنے پیارے اولیا کی خدمت کرنے، ان کے ساتھ نتھی رہنے اور ان کی صحبتوں سے فیض اٹھانے کی توفیق نصیب فرما۔

رب کریم! ہمارے فکر کی گندگی کو دور فرما۔

رب کریم! کلمہ پڑھتے پڑھتے عمر گزر گئی، ہمیں نماز کی لذت کب نصیب ہوگی، سجدے کا سرور کب نصیب ہوگا، تیرے ذکر کی حضوری کب نصیب ہوگی، ایمان حقیقی کی چاشنی کب نصیب ہوگی، اے اللہ! ہمیں نماز کی حضوری نصیب فرما، سجدے کا سرور نصیب فرما، قرآن پاک پڑھنے کا لطف نصیب فرما، رات کے آخری پہر کی مناجات کی لذت نصیب فرما، اے اللہ! ایمان حقیقی کی حلاوت نصیب فرما،

رب کریم! ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو پورا کرنے کی توفیق نصیب فرما۔

رب کریم! ہم نے اپنی زندگی کا بیشتر وقت غفلت میں گزار بیٹھے، مولا! آنے والے وقت کو گزرے ہوئے وقت سے بہتر فرما، آنے والی زندگی کو گزری ہوئی زندگی کا کفارہ بنا۔

رب کریم! ہماری اصلاح فرما اور ہمیں ایک لمحے کے لئے بھی نفس و شیطان کے حوالے نہ فرمانا۔

رب کریم! ہمیں اپنے ناپسندیدہ کاموں سے محفوظ فرما، اے اللہ! ہم ہر اس بات سے بچیں جو آپ کی ناراضگی کا سبب بننے والی ہو، مولا! اپنی ناراضگی سے محفوظ فرما، اپنی ذات کی دوری سے محفوظ فرما۔

رب کریم! جس طرح آپ نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے اسی طرح شیطان کو ہم پر مسلط ہونے سے روک دے۔

رب کریم! ہمارے ظاہر کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت سے سجا اور ہمارے باطن کو اپنی معرفت سے منور فرما

رب کریم! ہمیں غیر کی محتاجی سے محفوظ فرما، ہمیں قابل رشک زندگی نصیب فرما۔

رب کریم! تو ہم سے راضی ہو جا۔

رب کریم! ہم قیامت کے دن گناہوں کے اتنے بڑے بڑے بوجھ لے کر آپ کے حضور کیسے کھڑے ہوں گے، مہربانی فرما کر ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے۔

رب کریم! ہمارا معاملہ آپ کی ایک نگاہ پر موقوف ہے، اے اللہ! رحمت کی نظر فرمانا، تیری ایک نگاہ کی بات ہے میری زندگی کا سوال ہے، اے اللہ! اپنی رحمت کی ایک نظر ڈال دیجئے اور ہماری بگڑی بنا دیجئے۔

رب کریم! ہمیں معصیت سے خالی زندگی نصیب فرما، پاکدامنی والی زندگی نصیب فرما، حیا والی زندگی نصیب فرما، فرمانبرداری والی زندگی نصیب فرما۔

رب کریم! ہمیں دین کی خدمت کے لئے قبول فرما۔

رب کریم! ہمارے باطن کو ہمارے ظاہر سے بہتر فرما اور ہمارے ظاہر کو شریعت کے مطابق بنا۔

رب کریم! ہمارے اندر برائیاں ہیں ان کو اچھائیوں میں تبدیل فرما دیجئے، میرے مولا! گند لے کر بیٹھے ہیں، اس کی صفائی کے طلبگار ہیں، اے اللہ! اپنی رحمت کے ساتھ اس کو دھو ڈالئے اور ہمارے غافل دلوں کو ذاکر بنا دیجئے۔

رب کریم! اپنی محبت کی شراب پلا دیجئے، اپنا دیوانہ بنا لیجئے، اپنا مستانہ بنا لیجئے، اے

اللہ! ہم آپ سے آپ ہی کو چاہتے ہیں، ہمیں اپنی محبت کا جذبہ عطا فرما دیجئے۔

رب کریم! مخلوق کی محبت کو ہمارے دلوں سے نکال دیجئے

رب کریم! عبادت سے ہماری آنکھوں کو راحت پہنچایئے اور اپنے ذکر سے ہمارے دلوں کو سکون عطا فرما دیجئے۔

رب کریم! ہم نے جو ارادے سے گناہ کیے وہ بھی معاف فرما دیجئے اور جو بنا ارادے کے ہوئے وہ بھی معاف فرما دیجئے، جو دن میں گناہ ہوئے وہ بھی معاف فرما دیجئے اور جو رات میں ہوئے وہ بھی معاف فرما دیجئے، جو جلوت میں گناہ ہوئے وہ بھی معاف فرما دیجئے اور جو خلوت میں ہوئے وہ بھی معاف فرما دیجئے۔

رب کریم! ہم اب تک دنیا سے محبت کرتے رہے، تو ہمارے اس گناہ کو معاف فرما، اے اللہ! تیرے غیر کی محبت میں پھنسے رہے، ہمارے اس گناہ کو معاف فرما، اے میرے مالک! ہم خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے پھرے، ہمارے اس گناہ کو معاف فرما، اے اللہ! ہم شیطان کے پیچھے چلتے رہے ہمارے اس گناہ کو معاف فرما۔

رب کریم! ہمیں نفس مطمئنہ نصیب فرما۔

رب کریم! ہمیں قیامت کے دن بخشش کیے ہوئے گنہگاروں کی قطار میں شامل فرما لینا۔

رب کریم! شیطان ہمیں دیکھتا ہے مگر ہم اسے نہیں دیکھ سکتے، اے اللہ! تو اپنی دیکھنے والی آنکھوں سے ہماری حفاظت فرما۔

رب کریم! ہمارے اٹکے ہوئے کاموں کو تو اپنی رحمت سے پورا فرما، الجھے ہوئے

کاموں کو اپنی رحمت سے سلجھا اور در در کے دھکے کھانے سے محفوظ فرما۔

رب کریم! ہدایت ملنے کے بعد گمراہی سے محفوظ فرما، سیدھا رستہ ملنے کے بعد بھٹکنے سے محفوظ فرما اور اپنا قرب دینے کے بعد دوری سے محفوظ فرما۔

رب کریم! ہمارا حال اسی چرواہے کی مانند ہے جس نے کہا تھا اللھم اغفر اے اللہ! مغفرت کر دے۔ فانک لا تغفر فاغفر اے اللہ! اگر مغفرت نہیں بھی کرنی تو بھی مغفرت کر دے۔ اے اللہ! ہم بھی یہی عرض کرتے ہیں کہ پروردگار عالم! معاف فرما دیجئے، معاف فرما دیجئے، معاف فرما دیجئے، اور اگر آپ نے معاف نہیں فرمانا تو پھر بھی معاف فرما دیجئے۔

رب کریم! آپ سے معافی مانگنا ہماری ضرورت ہے، آپ کو راضی کرنا ہماری ضرورت ہے، تو ہم سے راضی ہو جا۔

رب کریم! آپ تو اپنے بندوں سے جلدی خوش ہو جاتے ہیں، آپ کی رحمت تو بہانے ڈھونڈتی ہے۔

رب کریم! مہربانی فرما دینا ہماری اسی دعا کو ہماری بخشش کا بہانہ بنالینا۔

رب کریم! آپ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور تم سوالی کو انکار نہ کرو، میرے مولا! جب ہم جیسے کمزوروں کو حکم ہے کہ ہم سوالی کو انکار نہ کریں تو ہم بھی تو آپ کے در کے سوالی ہیں، اے اللہ! ہمیں بھی انکار نہ فرمائیے گا، ہمیں بھی دھتکار نہ دیجئے گا، ہماری دعاؤں کو بھی منہ پر نہ مار دیجئے گا

رب کریم! حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے بھائی سے معافی مانگی تھی تو آپ کے نبی نے کہہ دیا تھا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اے اللہ! ہم یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے زیادہ برے سہی، مگر آپ بھی تو یوسف علیہ السلام

سے زیادہ کریم ہیں، یوسف علیہ السلام سے زیادہ رحیم ہیں، یوسف علیہ السلام سے زیادہ معاف کرنے والے ہیں، میرے مولا! ہم بھی آپ سے معافی مانگتے ہیں، مہربانی فرما دیجئے، اے اللہ! ہماری توبہ کو قبول کر لیجئے، ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کر دیجئے۔ جیسے انہوں نے کہا تھا لا تثریب علیکم الیوم اے اللہ! آپ بھی ہمارے بارے میں یہی فیصلہ فرما دیجئے۔

رب کریم! آپ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ کہ صدقات تو فقیروں کے لئے ہوتے ہیں اور پھر خود فرما دیا یا یھا الناس انتم الفقرا اے انسانو! تم سب کے سب فقیر ہو۔ اے میرے مولا! جب صدقات ہیں ہی فقیروں کے لئے اور ہم فقیر ہیں تو اپنی رحمت کا صدقہ دیجئے، اپنی ستاری کا صدقہ دیجئے، اپنی کریمی کا صدقہ دیجئے، اپنی رحیمی کا صدقہ دیجئے، اپنی کبریائی کا صدقہ عطا کیجئے۔

رب کریم! اس مجمع میں کتنے چھوٹے چھوٹے بچے ہاتھ اٹھائے بیٹھے ہیں مولا! ہم آپ کو ان کے ہاتھوں کی معصومیت کا واسطہ دیتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی معصومیت کی لاج رکھتے ہوئے ان کے ہاتھوں کو خالی نہ لوٹانا اور ان کی برکت سے ہم عاجز مسکین گنہگاروں کے حال پر رحم فرمانا۔

رب کریم! ہم بال سفید کر بیٹھے اور دل سیاہ کر بیٹھے، اے اللہ! ہم جیسا بھی کوئی نالائق ہوگا، ایسا بھی کوئی غافل ہوگا۔

رب کریم! رحمت فرمانا، آئندہ زندگی میں حفاظت فرما لینا، بھٹکنے سے حفاظت فرمانا۔

رب کریم! اپنے در سے لگا لینا، اپنے سائے میں چھپا لینا

رب کریم! دنیا تو فقط نفرت کرنا جانتی ہے، فقط طعنے دینا جانتی ہے، دینا تو گناہوں کا

شک ہونے پر نفرت کرنا شروع کر دیتی ہے، آپ ہی وہ ذات ہیں جو گناہوں کے باوجود بندوں سے محبت فرما لیتے ہیں اور ان کے لئے توبہ کے دروازے کھولے رکھتے ہیں، پروردگار عالم! جب آپ نے دروازے کھولے ہوئے ہیں تو مقصد تو یہی ہے کہ آپ قبول فرمانا چاہتے ہیں لہٰذا مہربانی فرما اور ہماری توبہ کو قبول فرما۔

رب کریم! ہمیں حضوری والی نماز نصیب فرما، خشوع والا دل نصیب فرما، حیا والی آنکھ نصیب فرما، محبت الٰہی والا دل نصیب فرما، اپنے ذکر اور شکر والی زبان نصیب فرما اور اطاعت و فرمانبرداری والا جسم نصیب فرما۔

رب کریم! ہمیں بدبختی، محرومی اور شقاوت سے محفوظ فرما

رب کریم! اپنی رحمت کے ساتھ ہمارے لئے سعادتوں کے دروازوں کو وا فرما۔

رب کریم! ہمیں، پناغم نصیب فرما اور اللہ اللہ کرنے کروانے کی توفیق نصیب فرما۔

رب کریم! آپ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ بندو! تم دعا مانگو میں دعا کو قبول کروں گا۔ پروردگار عالم! آپ بھی سچے آپ کا کلام بھی سچا و من اصدق من اللہ قیلا میرے مولا! جب آپ نے فرمایا کہ تم دعا کرو میں قبول کروں گا تو اے پروردگار عالم! ہم دعائیں کر رہے ہیں اور آپ انہیں قبول فرما لیجئے، میرے مولا! ان کو پھٹے کپڑے کی طرح منہ پر نہ مار دیجئے گا۔

رب کریم! ہمارے والدین، اساتذہ، مشائخ، اور اعزا و اقارب میں سے جو دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان سب کی مغفرت فرما دیجئے اور جن کی آپ نے مغفرت فرما دی۔ ہے ان کو اپنے قرب کے اعلیٰ درجات عطا فرما دیجئے۔

رب کریم! ہماری جسمانی اور روحانی بیماریوں کو دور فرما۔

رب کریم! ہمیں نیک اور ایک بن کر رہنے کی توفیق عطا فرما۔

رب کریم! یہ ملک ایک نعمت ہے، اس نعمت کی حفاظت فرما، اے اللہ! آزادی ایک نعمت ہے، اس نعمت کی قدر دانی کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمیں اس نعمت سے کبھی بھی محروم نہ فرمانا اور اپنی رحمت سے اس ملک کو پوری دنیا کے لئے اسلام کا قلعہ بنا۔

رب کریم! ہمارے مسلمان بھائی پوری دنیا میں جہاں جہاں بھی پریشان ہیں ان کی پریشانیوں کو دور فرما۔

رب کریم! ہمیں معاشرے کا اچھا فرد بن کر رہنے کی توفیق نصیب فرما۔

رب کریم! آپ کے محبوب ﷺ نے فرمایا کہ روز محشر کچھ لوگ اپنے رب سے اس حال میں ملیں گے کہ اے اللہ! وہ آپ کو دیکھ کر مسکرائیں گے اور آپ ان کو دیکھ کر مسکرائیں گے۔ پروردگار عالم! ہمارے عمل اس قابل نہیں کہ ان میں شامل ہوسکیں مگر آپ کی رحمت سے تو بعید نہیں، اللہ! ہمیں بھی ان میں شامل فرمالے کہ جب آپ کے سامنے حاضر ہوں تو آپ ہمیں دیکھ کر مسکرائیں اور ہم آپ کو دیکھ کر مسکرائیں۔ اس وقت آواز آرہی ہو يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ٥ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ٥ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ ٥ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ.

رب کریم! ہمیں عشاق والی تمام صفتیں نصیب فرما، متقین والی صفتیں نصیب فرما، محسنین والی صفتیں نصیب فرما، صابرین والی صفتیں نصیب فرما، خاشعین والی صفتیں نصیب فرما، متواضعین والی صفتیں نصیب فرما۔

رب کریم! اپنی رحمت سے ہمیں اخلاق رذیلہ سے محفوظ فرما، اخلاق محمدی ﷺ کا

نمونہ نصیب فرما۔

رب کریم! ہر سخی کے در پر آنے والا امید لے کر آتا ہے، اللہ! ہم سب آپ سے امید لے کے بیٹھے ہیں، آپ تو سخیوں کے بھی آقا و مولا اور والی ہیں، اپنی رحمت فرمائیے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے۔

رب کریم! رحمت کی نظر فرما دیجئے، ہمارا بیڑہ پار فرما دیجئے۔

رب کریم! ہماری حالت اس لٹے ہوئے قافلے کی طرح ہے جسے ڈاکوؤں نے لوٹ لیا اور وہ لٹے پٹے پریشان کسی جگہ کھڑے ہوں۔ اے اللہ! شیطان نے ہمیں لوٹا، کبھی غیبت کروا کے ہمارے عملوں کو خراب کیا، کبھی حسد کے ذریعے عملوں کو خراب کیا، کبھی ریاکاری کے ذریعے نیکیوں کو خراب کیا، کبھی جھوٹ کے ذریعے ہمارے عملوں کو خراب کیا، کبھی بدنظری کے ذریعے ہماری نیکیاں برباد کیں، اے اللہ! شیطان نے لوٹنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی، لیکن اے اللہ! خزانوں کے والی تو آپ ہیں، ہم آپ کے سامنے دامن پھیلاتے ہیں، نیکیوں سے اعمال نامہ خالی ہے، گناہوں سے بھرا ہوا باقی ہے۔

رب کریم! ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں، اے اللہ! نیکیوں کی حفاظت مانگتے ہیں۔

رب کریم! ہماری اس بے سروسامانی پر رحم فرما دے۔

رب کریم! شیطان نے دشمنی کرنے میں کمی نہیں کی تو رحمت کرنے میں کمی نہ فرما، اے اللہ! شیطان نے لوٹنے میں کوئی کمی نہیں کی تو عطا کرنے میں کمی نہ فرمانا، اے اللہ! شیطان نے ہمیں دھوکے دینے میں کمی نہ کی تو ہماری رہبری کرنے میں کمی نہ فرمانا، اے اللہ! شیطان نے ہم پر حملے کرنے میں کمی نہیں کی تو ہماری حفاظت کرنے میں کمی نہ فرما۔

رب کریم! یہاں سے جانے سے پہلے ہمیں بھی اپنی محبت کا ایک گھونٹ پلا دے، اے اللہ! ہمیں بھی اپنی محبت میں دیوانہ بنا دے، راتوں کو جاگنے والا بنا دے، مناجات کی لذت پانے والا بنا دے، تنہائیوں میں رونے والا بنا دے، اپنے قریب ہونے والوں میں سے بنا دے، اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرما دے۔

رب کریم! ہمارا حال تو یوسف علیہ السلام کے بھائیوں جیسا ہے جو کہ غلہ تو پورا مانگتے تھے مگر ان کے پاس دینے کو پیسے پورے نہیں تھے، وہ آ کر عزیز مصر کے سامنے رونے لگ گئے کہ ہم تو غلہ پورا مانگتے ہیں اور قیمت پوری نہیں لائے، اے عزیز مصر! وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ہمارے اوپر صدقہ وخیرات کر دے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ اللہ صدقہ دینے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ اے اللہ! یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یوسف علیہ السلام سے صدقہ مانگا تھا ہم آپ سے آپ کی رحمت کا صدقہ مانگتے ہیں، اے اللہ! ہم یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے زیادہ برے سہی مگر آپ بھی تو یوسف علیہ السلام سے زیادہ کریم ہیں، یوسف علیہ السلام سے زیادہ رحیم ہیں، یوسف علیہ السلام سے زیادہ معاف کرنے والے ہیں، اے اللہ! یوسف علیہ السلام نے تو فرمایا دیا تھا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ جاؤ آج تم پر کوئی گناہ نہیں، ہم نے تمہاری غلطیوں کو معاف کر دیا۔ اے اللہ! جب آپ کے پیغمبر نے معاف کر دیا تھا تو آپ تو ان کے بھی پروردگار ہیں، آپ تو معاف کر کے خوش ہونے والے ہیں، اے اللہ! آپ بھی ہمارے بارے میں فیصلہ فرما دیجئے، کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اے اللہ! ہمیں یہ خوشخبری سنا دیجئے، ہمیں یہ مژدہ جانفزا سنا دیجئے۔

رب کریم! ہم نے اپنے آپ کو گناہوں کی زنجیروں میں جکڑے رکھا آپ ہمیں آزاد کر دیجئے۔ اللہ! ہم نے اپنے سروں پر گناہوں کے بوجھ لادے رکھے آپ ان بوجھوں کو دور کر دیجئے۔

رب کریم! دنیا میں جو آدمی کسی کی خدمت کرے تو آقا اس کا بھی بدلہ دیتا ہے، اے اللہ! تیرے ان بندوں نے تیرے راستے میں آنے والوں کی خدمت کی، اے اللہ! ہمارے پاس ان کو دینے کے لئے کچھ نہیں لیکن تیرے پاس دینے کے لئے سب کچھ ہے، اے اللہ! ان خدمت والوں کی خدمت کو قبول فرما اور ان کا حساب خود ہی نمٹا، ان کی مرادوں کو خود ہی پورا فرما، اے اللہ! ان کی خدمت کے بدلے ان کو اپنا تعلق نصیب فرما، اپنی معرفت نصیب فرما، اپنا عشق نصیب فرما، اپنا قرب نصیب فرما، اپنی رحمت کی نظر نصیب فرما۔

رب کریم! شیطان مردود ہمیں دیکھتا ہے ہم اسے نہیں دیکھ پاتے، یہ حملے کرتا ہے ہم سمجھ نہیں پاتے، یہ دھوکے دیتا ہے ہم نادان دھوکے کھا جاتے ہیں، ہم اس کے چکروں میں آ جاتے ہیں، اے اللہ! ہم کب تک اس کے چکروں میں آتے رہیں گے، اے اللہ! ہمیں اس کے دھوکوں سے بچا لے، اس کے فریبوں سے بچا لے، اس کے مکر سے بچا لے۔

رب کریم! ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہ فرمانا،

میں امتحان کے قابل نہیں میرے مولا
مجھے گناہ کا موقع نصیب نہ کرنا

رب کریم! ہم گناہ کرنا بھی چاہیں تو ہمیں بچا لینا، اے اللہ! گناہ کے لئے ہمارے قدم اٹھیں تو تو قدموں کو روک لینا، ہاتھ بڑھانا چاہیں تو ہاتھوں کو روک لینا، گناہ

کے لئے نگاہ اٹھنا چاہے تو نگاہوں کو جھکا دینا۔

رب کریم! اگر آپ ہمیں آزمائیں گے تو اے اللہ! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہم آزمائش کے قابل نہیں، ہم ناپ تول کے قابل نہیں، ہم تو اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں، اے اللہ! ہم پر مہربانی فرما دینا، ناپ تول نہ کرنا۔

رب کریم! دنیا ہمیں سونا سمجھتی ہے، ہم جانتے ہیں کہ پیتل بھی نہیں ہیں، اے اللہ! تو ہمیں سونے سے بھی زیادہ قیمتی بنا دے۔

رب کریم! اہل محلہ پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرما، اس محلّہ کے نوجوانوں کو نیکی پہ آنے کی توفیق نصیب فرما، اس محلّہ کے بوڑھوں کو اپنی معرفت کا نور نصیب فرما، ان کے رزق میں برکت عطا فرما، اے اللہ! اہل محلّہ نے جس محبت کے ساتھ ہمیں یہاں خوش آمدید کہا اور سب مہمانوں کی خدمت کی، اس کے بدلے ان سب کی جنت میں اپنے وقت پر مہمان نوازی فرما، انہوں نے یہاں مہمان نوازی کی تو اس کے بدلے میں جنت میں ان کے لئے دستر خوان بچھا۔

رب کریم! ان سب کو کلمہ طیبہ پر موت نصیب فرما، اے اللہ! انہوں نے جس محبت سے ہمیں یہاں رکھا ہے۔ تو اس محبت کو قبول فرما اور اس کے بدلے ان کو اپنی محبت نصیب فرما۔

رب کریم! اس محلے میں جتنے لوگ بیمار ہیں ان سب کو شفا عطا فرما، جتنی بچیاں ہیں ان کے مستقبل کو روشن فرما، اے اللہ! جو چھوٹے بچے بچیاں ہیں ان کے نیک نصیب بنا، اے اللہ! اس محلّہ کی عورتیں اگر دور بیٹھی آمین کہہ رہی ہیں تو ان کی دعاؤں کو بھی قبول فرما، اگر نہیں بھی کہہ رہیں تو پھر بھی ان کو دعاؤں میں شامل فرما اور ان کی نیک حاجات کو پورا فرما۔

رب کریم! ہم نے اپنے ظرف کے بقدر مانگا ہے تو ہمیں اپنی رحمت کے بقدر عطا فرما، تو اپنی شان کے بقدر عطا فرما۔

رب کریم! شیطان نے ہمیں بہکانے کی قسمیں کھا رکھی ہیں اے اللہ! تو ہمیں ہدایت نصیب فرما، تو ہمارے ساتھ ہدایت کے وعدے فرما، ہمیں ہدایت دے کر ہم پر احسان فرما، اے اللہ! شیطان نے ہمیں بہکانے کی قسمیں کھائی ہیں تو ہمیں ہدایت کی روشنی نصیب فرما۔

رب کریم! ہم کسی اور کا کیا شکوہ کریں، ہمارا اصل دشمن تو ہمارا نفس ہے، اصل دھوکا تو نفس نے دیا، اصل مصیبت تو ہمیں نفس نے ڈالی، اصل پریشانی تو نفس نے لگائے رکھی، اے اللہ! ہمیں نفس مطمئنہ نصیب فرما۔

رب کریم! ہم آداب کے ساتھ دعا مانگنے سے قاصر ہیں تو ہمارے اسی بہروپ کو قبول فرمالے، اے اللہ! حق بات تو یہ ہے کہ ہماری زبانیں جھوٹی ہیں، ہماری نگاہیں میلی ہیں، ہمارے دل سیاہ ہیں، دلوں میں غفلت ہے، گناہوں کی غلاظت میں لتھڑے ہوئے ہیں، اے اللہ! ہم اپنے دکھڑے کسی بندے کے سامنے کیا کہیں، تو تو رب کریم ہے اے اللہ! آپ سے ہی اپنے دل کی بات کہہ رہے ہیں، تو ہی ہماری بگڑی بنا دے۔

رب کریم! ہم نے تین دن آپ کے گھر میں گزارے، اے اللہ! اس کے بدلے آپ ہمارے دل میں اپنا گھر بنا لیجئے، ہمارے دل کو اپنا مسکن بنا لیجئے، ہمارے دل میں ڈیرے لگا لیجئے۔ ہمارے دل میں بسیرا کر لیجئے۔

رب کریم! جو بندہ ایسی نیک محفلوں سے بھی محروم اٹھا، پھر اس کی بدبختی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ اس لئے اے اللہ! ہمیں خالی نہ لوٹا، ہمارے گناہوں کی وجہ سے

نفرت سے اٹھا نہ دینا۔ اے اللہ! یہ نہ کہنا کہ گناہوں کی بو آتی ہے، میرے مولا
! ہم گنہگار ہیں مگر آپ کے بندے ہیں، خطا کار ہیں مگر آپ کے بندے ہیں،
مولا! تیری رحمت کا سہارا لینے کے لئے تیرے در پر حاضر ہوئے ہیں، پروردگار
، ہماری حاضری کو قبول فرما اور کامل اعمال کا اجر نصیب فرما۔

رب کریم! رزق حلال نصیب فرما، صدق مقال نصیب فرما، ہمیں نیکی میں ایک
دوسرے کا معاون بنا۔

رب کریم! ہمیں بدگمانی سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما، میرے مولا! ہم اب تک
آپ کے بندوں سے بدگمانی کرتے پھرے، ایمان والوں سے بدگمانی کے
مرتکب ہوتے رہے، میرے مولا! ہمیں معاف فرما، اور ایمان والوں سے حسن
ظن رکھنے کی توفیق نصیب فرما، رب کریم! اس گناہ کے بدلے ہمیں کہیں ایمان
سے محروم نہ فرما دینا۔

رب کریم! ہمیں سینہ بے کینہ نصیب فرما، ہمیں قلب سلیم نصیب فرما۔

رب کریم! ہم زبان سے شیطان کو گالیاں دیتے ہیں اور تنہائیوں میں ہم اس کی
باتیں مانتے ہیں، میرے مولا! ہماری اس دورنگی اور منافقت کو معاف فرما۔

رب کریم! جب آپ ناراض ہوتے ہیں تو سروں سے پگڑیاں اچھل جاتی ہیں،
دوپٹے اتر جاتے ہیں، آدمی تگنی کا ناچ ناچتا پھرتا ہے، میرے مولا! آپ
ناراض نہ ہو جایئے گا۔

رب کریم! ہم تو آپ کے باغی بنے پھرے مگر ہمارے تو آپ ہی مالک ہیں، اے
اللہ! اس رشتے کا واسطہ ہم پر کرم کر دیجئے۔

رب کریم! ہمیں اپنے نامہ اعمال میں کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا جو تیرے حضور پیش

کرنے کے قابل ہو، اے اللہ! ہماری اس بے سروسامانی پر رحم فرما۔

رب کریم! ہم وہ مسافر ہیں جن کے پاس زادِ راہ نہیں مگر سفر لمبا ہے اور گھاٹیاں بہت ہیں، اے اللہ! ہماری اس تہی دامنی پر رحم فرما۔

رب کریم! اولاد کا ہونا ایک خوشی ہے اور اس کا نیک ہونا اس سے بڑھ کر خوشی ہے، اے اللہ! ہمیں دونوں خوشیاں نصیب فرما، ہماری اولادوں کو فرمانبردار بنا، ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، اے اللہ! ماں باپ کے دل پر کیا گزرتی ہے جب ان کی اولاد نافرمان ہوتی ہے، اے اللہ! اس وقت دل جل رہا ہوتا کہ وہ بچے جن کو اتنی محبتوں سے پالا وہ سامنے آنکھیں دکھا رہے ہوتے ہیں، وہ باتوں کے مذاق اڑا رہے ہوتے ہیں، اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ اس وقت ماں باپ کے دل پر کیا گزر رہی ہوتی ہے۔ اے اللہ! مہربانی فرما دینا، اے اللہ! جب آپ نے اولاد عطا فرمائی ہے تو اب ان کو نیکوکار بھی بنا دیجئے۔

رب کریم! جب آپ ناراض ہوتے ہیں تو بلعم باعور کی سینکڑوں سال کی عبادت کو بھی پھٹکار کر رکھ دیتے ہیں، اے اللہ! جب آپ ناراض ہوتے ہیں تو پھر برصیصا جیسے راہب کو بھی سولی پر لٹکا دیا کرتے ہیں اے اللہ! ہمارے پاس تو عبادتیں بھی نہیں، تو خود ہی مہربانی فرما دینا، اے اللہ! ہماری تو اندھوں والی حالت ہے، انگلی پکڑ کر منزل پر پہنچا دیجئے گا۔

رب کریم! ہمارے دلوں میں غفلت ہے، ہمارے جسم نافرمانیاں کرتے ہیں مگر دلوں میں تیرا تعلق حاصل کرنے کی تمنا ہے، اے اللہ! ہمیں اپنا بنا لے۔

رب کریم! ہم چاہیں نہ چاہیں، پیشانی سے پکڑ کر ہمیں نیکی کرنے کی توفیق عطا فرما۔

رب کریم! شیطان ہم سے گناہ کروانا چاہتا ہے۔ میرے مالک! شیطان اور ہمارے

درمیان تو آڑ بن جا اور گناہوں سے ہمیں محفوظ فرما۔

رب کریم! تہجد گزار لوگوں کی شب بیداریوں کا واسطہ، رات کو رونے والوں کی آہوں کا واسطہ، رات کو دعائیں مانگنے والوں کی فریادوں کا واسطہ، رات کو عبادت کرنے والوں کی عبادت کا واسطہ ہمیں بھی اپنے عبادت گزار بندوں میں شامل فرما، پرہیزگار بندوں میں شامل فرما، متقی لوگوں میں شامل فرما۔

رب کریم! آنے والی جتنی بھی گھاٹیاں ہیں ان سب میں کامیابی فرما، اپنی مدد عطا فرما اور اپنی رحمت والی جگہ جنت عطا فرما۔

رب کریم! جگ ہنسائی سے محفوظ فرما، ذلت ورسوائی سے محفوظ فرما اور عزتوں بھری زندگی نصیب فرما۔

رب کریم! آپ کے یہ بندے بڑی دور سے آتے ہیں، اے اللہ! آپ کے ساتھ امیدیں لے کر آئے ہیں، اے اللہ! وہ یہ سمجھ کر آتے ہیں کہ ہم ایک اچھی جگہ پر جائیں گے تو ہماری پریشانیاں دور ہوں گی غم دور ہوں گے' اللہ! ہماری بگڑی بنا دے' اللہ! ہمارے گناہوں کو بخش دے گا' اے رب کریم! اپنے بندوں کی امیدوں کو پورا فرما دیجئے۔ اے اللہ! جو کچھ یہ بندے چاہتے ہیں عطا فرما دیجئے یہ دامن پھیلائے بیٹھے ہیں ان کے دامن کو بھر دیجئے، اے اللہ! یہ جتنا چاہتے ہیں اس سے بڑھ کر عطا فرما دیجئے اے اللہ! اپنے کرم کا اظہار فرما، اپنے درگزر کا اظہار فرما، اپنی رحمت کا معاملہ فرما اور اس محفل سے اٹھنے سے پہلے پہلے ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور اس لمحے کو ہمارے زندگی کے بدلنے کا ذریعہ بنا

رب کریم! نسبت نقشبندیہ مجددیہ کاملہ نصیب فرما، حقیقت یادداشت نصیب فرما،

اے اللہ! جسم پر جتنے بال ہیں اتنی زبانیں ہوں جن سے ہم تیرا شکرادا کریں۔

رب کریم! امت مسلمہ کو عزت رفتہ نصیب فرما۔

رب کریم! اس ملک کی حفاظت فرما اور جو اس ملک کے دشمن ہیں انہیں ہدایت نصیب فرما اور جن کی قسمت میں ہدایت نہیں ان کو چن چن کر دفع دور فرما۔ رب کریم! یہاں شریعت وسنت کے قوانین کو لاگو فرما اور ہمیں اس کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرما۔

رب کریم! جن کے ہمارے اوپر حقوق آتے ہیں ان کو بھی ان دعاؤں میں شامل فرما۔

رب کریم! ہمارے اندر سے انانیت اور تکبر کو دور فرما۔

رب کریم! ہمیں عاجزی عطا فرما، میرے اللہ! ہم بگڑے ہوئے ہیں ہم جانوروں کی طرح زندگیاں گزارتے پھرتے ہیں ہمیں صحیح معنوں میں انسان بنا۔

رب کریم! ہمیں بڑے بول بولنے سے محفوظ فرما۔ کمالات کو اپنی طرف منسوب کرنے سے ہمیں محفوظ فرما۔

رب کریم! ہم بے قدروں پر آپ کی اتنی مہربانیاں ہیں ہمیں ان نعمتوں سے محروم نہ فرما۔

رب کریم! ہم بندے تو آپ کے ہی ہیں، ہم سے نفرت نہ کیجئے، ہمارے مولا! ہمیں اپنی نظروں سے نہ گرا دیجئے۔

رب کریم! کچھ لوگوں کو آپ قیامت کے دن اندھا کھڑا کریں گے، انہوں نے دنیا میں نیکیاں نہ کی ہوں گی، وہ آپ سے پوچھیں گے کہ ہم تو دنیا میں

آنکھوں والے تھے، ہمیں آج اندھا کیوں کھڑا کیا گیا ہے تو آپ فرمائیں گے کہ تم نے دنیا میں میری آیتوں کو بھلا دیا، آج ہم نے تمہیں بھلا دیا، میرے مولا! ذرا اس بات کا ہے کہ اگر ہمیں بھی اندھا کھڑا کر دیا تو ہم وہاں بھی آپ کے محبوب ﷺ کا دیدار نہیں کر سکیں گے، اے اللہ! ہمیں دوہری محرومی سے بچا لینا، میرے مولا! اگر ہم دنیا میں دیدار نہیں کر سکے تو آخرت میں تو دیدار عطا فرما دینا، اے اللہ! ہماری دلی تمنا ہے کہ ہم بھی اس چہرے کو دیکھ سکیں جسے تو نے والضحیٰ کہا ہے، ان زلفوں کو دیکھیں جنہیں آپ نے واللیل کہا، اے اللہ! جب آپ کے محبوب ﷺ آسمان کی طرف دیکھتے تھے تو آپ محبت سے اس چہرے کو بار بار دیکھتے تھے اس محبوب چہرے کا دیدار ہمیں بھی نصیب فرمانا۔

رب کریم! آپ کے محبوب ﷺ نے فرمایا کہ آپ کریم ہیں اور کریم وہ ہوتا ہے جو مانگنے سے پہلے دینے والا ہو، میرے مولا! ہم تو مانگ رہے ہیں، ہمیں عطا فرما دیجئے۔

رب کریم! آپ کے ہاں قابلیت کا نہیں بلکہ قبولیت کا معاملہ ہے، اے اللہ! اگر قابلیت کا معاملہ ہوتا تو ہم تو رد کر دیے جاتے کیونکہ شکلیں مسخ ہو جانے کے قابل تھیں مگر آپ کے ہاں قبولیت ہے، ہمیں بھی امید لگ گئی ہے، ہمیں بھی قبول فرما لیجئے، میرے مالک! آپ نے تو اصحاب کہف کے کتے کو قبول کر لیا تھا، ہم اگر اس سے بھی گئے گزرے ہوں تو پھر بھی ہمیں قبول کر لیجیے۔

رب کریم! ہم آپ کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتے، ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا نامہ اعمال گناہوں سے بھرا پڑا ہے، اے اللہ! اگر لوگوں کے گناہوں کی بدبو آیا کرے تو کوئی ہمارے پاس بیٹھ بھی نہ سکتا۔ ہم نے اتنے گناہ کیے، آپ تو

حقیقت حال جانتے ہیں، رب کریم! مہربانی فرما کر ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے۔

رب کریم! قیامت تک آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت فرما دینا۔

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی کی تصانیف

دوائے دل | تمنائے دل

سکون دل | حیا اور پاک دامنی

موت کی تیاری | عمل سے زندگی بنتی ہے

مجالس فقیر | مکتوبات فقیر

پریشانیوں کا حل | محسنین اسلام

Rs. 40.00